نمبر ۳۷ | مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۰ء یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

۲۰ ستمبر سے موسمی تعطیلات کے بعد تمام سکول کھل گئے ہیں۔ اور پڑھائی باقاعدہ ہو رہی ہے۔ جو طلباء ابھی تک نہ پہونچے ہوں انہیں فوراً بھیج دینا چاہیئے ؎

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جناب مفتی محمد صادق صاحب حبس البول کے پرانے عارضہ سے پھر بیمار ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں ؎

کچھ عرصہ سے بحالیٔ صحت کے لئے مجھے رخصت کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ اب ۲۳ ستمبر سے ایک ماہ کی رخصت منظور ہو گئی ہے۔ مجھے جوڑوں میں درد اور دائیں بازو کی کمزوری کی تکلیف ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ یہ عوارض دور کر دے۔ میرے بعد احباب کے انچارج برادر عزیز شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر ہونگے
(خاکسار ایڈیٹر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا کو شناخت کرنے کے لئے خدا ہی کا نور چاہیئے

آج سے ۴۷ سال قبل ۲۲ ستمبر ۱۸۸۳ء کی تحریر

"معرفت ربی بڑی صحیح المضمون ہے۔ اس بارے میں بہت سی احادیث آچکی ہیں۔ خداوند کریم نے پہلی سورۂ فاتحہ میں یہ تعلیم دی ہے۔ اِیَّاکَ نَعبُدُ وَاِیَّاکَ نَستَعِینُ ۔ اس جگہ عبادت سے مراد پرستش اور معرفت دونوں ہیں۔ اور دونوں میں بندہ کا عجز ظاہر کیا گیا ہے اسی طرح دوسری جگہ بھی حضرت خداوند کریم نے فرمایا ہے اللّٰہ نور السمٰوات والارض لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار جب تک خدا کی معرفت کا خدا ہی وسیلہ نہ ہو۔ تب تک وہ معرفت شرک کے رگ و ریشہ سے خالی نہیں۔ اور نہ کامل ہے۔ بلکہ بجز تجلیات خاصہ حضرت احدیت کی معرفت خالصہ کاملہ کا حاصل ہونا ممکن ہی نہیں۔ خدا کو شناخت کرنے کے لئے خدا ہی کا نور چاہیئے۔ پس حقیقت میں وہی عارف اور وہی معروف ہے۔ اور نیز یہ بھی جاننا چاہیئے۔ کہ تجلیات الوہیت یکساں نہیں۔ ہر ایک شخص کے لئے تجلی ربی الگ الگ ہے۔ اور جس قدر ربانی تجلی ہے۔ اسی قدر معرفت ہے۔ کوئی طرف وسیع اور کوئی تنگ ہیں اور کوئی نہایت صافی اور کوئی اس سے کم ہے۔ پس تجلی بہ حیثیت ظروف ہے۔ ایک کی معرفت دوسری کی نسبت حکم عدم معرفت کا پیدا کر سکتی ہے۔ اور معارف غیر متناہی ہیں۔ کوئی کنارہ نہیں۔ اس ناپیدا کنار دریا سے ہر ایک شخص بقدر اپنے ظرف کے حصے لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ فرمایا ہے۔ انزل من السماء ماء فسالت اودیۃ بقدرھا یعنے خدا نے آسمان سے پانی (اپنا کلام) اتارا۔ سو ہر ایک نالی حسب قدر اپنے بہہ نکلی یعنی جس قدر کسی کی سمائی ہے۔ اسی قدر ربانی حقائق"

الحکم ۳۰ جون ۱۸۹۹ء

مبلغین جماعت احمدیہؐ کی تبلیغی مساعی

۱- منشی عبدالخالق صاحب نے بھاگوارائیں تحصیل کپور تھلہ کے مباحثہ کی جو رپورٹ بھیجی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ یہاں احمدیوں اور اہلحدیث کے درمیان مناظرہ قرار پایا تھا۔ مگر اہلحدیثوں کو سخت دوڑ دھوپ اور تگ و دو کے باوجود کوئی مناظر نہ مل سکا۔ سنا گیا ہے۔ کہ جس مولوی کے پاس جاتے۔ وہ فیس طلب کرتا۔ آخر وقت مقررہ پر انہوں نے آکر کہدیا۔ کہ ہمارے مولوی بھاگ گئے ہیں۔ حنفی مسلمانوں نے ایک مولوی کو مناظرہ کے لئے پیش کیا۔ جس نے مربی عبدالغفور صاحب سے وفات مسیح پر گفتگو کی۔ لیکن اُسے شکست فاش ہوئی۔ دوسرے روز ایک اور مولوی صاحب آئے۔ اور مولوی محمد یار صاحب سے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر مناظرہ کیا۔ مگر سوائے چند ایک پیشگوئیوں پر بیہودہ اور فرسودہ اعتراضات کرنے کے وہ کچھ نہ کر سکا۔ اور ہماری طرف سے پیش کردہ ایک دلیل کو بھی توڑ نہ سکا۔ آخر جب اسے بھی اپنی غلطی کھلتی نظر آئی۔ تو گالیوں پر اتر آیا۔ اور شور مچانا شروع کر دیا۔ معقول پسند طبائع کو بہت فائدہ پہونچا اور جماعت کے اندر ایک نیا جوش اور زندگی کی روح قائم ہو گئی اور احمدیوں نے نئے انتظام کے ماتحت کام کرنے کا تہیہ کیا:۔

۲- قریشی محمد حنیف صاحب مبلغ ضلع گنگ کی ایک رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے قریبًا سوا ماہ کے عرصہ میں ۲۴۳ میل کا پیدل سفر کر کے ۲۵ مقامات میں پیغام حق پہونچایا۔ بہت سا لٹریچر تقسیم کیا۔ ۴ مقامات پر صداقت مسیح موعود پر تقریریں کیں:۔

۳- چودھری غلام محمد صاحب تبلیغی سکرٹری جماعت احمدیہ امرتسر لکھتے ہیں۔ ۱۳-۱۴ ستمبر کو موضع بھڈیار کے احمدیوں اور موضع بدری کے اہلحدیثوں میں حیات مسیح اور صداقت مسیح موعود پر مناظرات ہوئے۔ شرط یہ تھی۔ کہ استدلال صرف قرآن کریم سے ہو۔ لیکن مخالف مولوی نے حیات مسیح کی تائید میں سوائے احادیث سے لفظ نزول پیش کرنے کے اور کوئی قرآنی دلیل نہ پیش کی۔ لیکن جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے از روئے لغت اور قرآن کریم نزول کے صحیح معنے پبلک کو اچھی طرح سمجھا دئیے اور مخالف مولوی صاحب اس کا کوئی جواب نہ دے سکے:۔

دوسرے روز مولوی محمد یار صاحب نے قرآن کریم سے صداقت ماموریں کے بیس معیار پیش کر کے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی۔ مخالف مولوی صاحب نے ان دلائل کی تردید کرنے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر اعتراض کرنے شروع کر دئیے۔ لیکن جب اس میں بھی ناکامی ہوئی تو میز پر کھڑے ہو کر احمدی مناظر کی تقریر میں دخل دینا شروع کر دیا۔ اور جہلاء کو فساد پر آمادہ کیا۔ ان کے اپنے ساتھیوں نے بھی انہیں نیچے اتارنے کی کوشش کی۔ مگر وہ نہ اُترے۔ آخر پولیس سب انسپکٹر کے کہنے پر کہ اس صورت میں فساد کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔ آپ نیچے اُترے۔ مگر لوگ آپ کی شان علمیت کا پوری طرح احساس کر چکے تھے:۔

چودھری علی محمد خانصاحب سب انسپکٹر پولیس علاقہ نے جو ایک نیک دل اور خوش خلق افسر ہیں۔ اس موقعہ پر اپنے فرائض کی بجا آوری میں پوری کوشش کی۔ اور ہر طرح امن قائم رکھا۔ گرد و نواح سے بھی یکصد کے قریب احمدی احباب شامل ہوئے۔ جماعت بھڈیار نے تمام مہمانوں کی بہت اخلاص سے خدمت کی:۔

۴- جنرل سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ جکوال لکھتے ہیں:۔ ۸ ستمبر یہاں ایک کامیاب مناظرہ ہوا۔ ہماری طرف سے شیخ محمد عبداللہ صاحب انگلش ماسٹر مناظر تھے۔ اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب جن کے ذمہ یہ ثابت کرنا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح ناصری کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مگر آپ صرف ایک ادھورا سا حوالہ پیش کر کے رہ گئے اور ہمارے مناظر نے پوری طرح ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مسیح ناصری کی بہت عزت کرتے ہیں۔ ہمارے پیش کردہ دلائل کو توڑنے کی ناقابلیت کے احساس پر آپ نے خواہ مخواہ یہ سوال اٹھا دیا۔ کہ آخری تقریر میری ہوگی حالانکہ یہ امر پہلے سے طے پا چکا تھا۔ اور آخری تقریر ہماری رکھی گئی تھی۔ جس پر ان کے اپنے صدر کو کہنا پڑا۔ کہ ہمارے مولوی صاحب غلط راستے پر ہیں۔ اور خواہ مخواہ ضد کرتے ہیں۔ احمدیوں کو خدا کے فضل سے نمایاں کامیابی ہوئی۔ اور پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔

۱۲ ستمبر کو گیانی واحد حسین صاحب نے بابا نانک رحم کے مذہب پر تقریر کی۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ شریک تھے۔ تقریر برجستہ اور معقول تھی۔ جس کے خاتمہ پر صدر صاحب نے جو ایک معزز غیر احمدی ہیں۔ غیر مسلم صاحبان کو اعتراض کرنے کے لئے وقت دیا۔ مگر کوئی سامنے نہ آیا:۔

جلسہ ہائے سیرت نبویؐ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق جلسوں کے لیکچراروں کے اسماء کی خانہ پُری کرنے کے لئے دفتر ہذا سے فارمیں اور ہدایتیں قریبًا دو ہفتے ہوئے۔ کہ مرکزی جماعتوں کو بھیجی جا چکی ہیں۔ لیکن ابھی تک جماعتوں نے پوری طرح توجہ نہیں کی۔ چونکہ جلسوں کے انعقاد میں دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اس لئے مہربانی فرما کر احباب اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور شب و روز ایک کرتے ہوئے ان جلسوں کے انتظام میں لگ جائیں۔ اگر آپ لوگوں نے ان جلسوں کا انتظام نہ کیا۔ تو پھر اور کس نے کرنا ہے۔ یہ آپ ہی ہیں۔ جن کے سر پر خدمت دین قوم کا سہرا بندھیگا:۔

۲- اکثر احباب جلسوں کے نوٹوں کے واسطے لکھ رہے ہیں۔ اس لئے عام اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نوٹ ابھی تک چھپے نہیں۔ جب چھپ جائیں گے۔ تو اخبار میں اعلان کر دیا جائے گا۔ احباب منتظر رہیں۔ اب کی دفعہ نوٹ قیمتًا ارسال ہونگے۔ اور اصل لاگت پر دئے جائیں گے:۔

۳- بہت سی جگہوں سے خطوط آ رہے ہیں۔ کہ ان کو قادیان سے مبلغ بھیجے جائیں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ دوست حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کے ارشاد کو فراموش کرتے نظر آتے ہیں۔ جو یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی مبلغ اسلام ہے۔ اس لئے سب جگہ کے دوستوں کو نوٹ کر لینا چاہیئے۔ کہ ہم کوئی مبلغ کسی کو نہیں دے سکتے۔ اپنی اپنی جگہ پر خود لیکچراروں کا انتظام کریں۔ اسی غرض سے نوٹ شائع کئے جائیں گے۔ احباب ان سے مدد لیں:۔

دوسری گذارش یہ ہے۔ کہ ہم تو چاہتے ہیں۔ کہ ہندو احباب کے لیکچر زیادہ تر کرائے جائیں۔ اس لحاظ سے بھی قادیان سے لیکچرار منگانے کے کیا معنے ہوئے:۔ اسسٹنٹ سکرٹری ترقی اسلام

کتب حضرت مسیح موعودؑ کا امتحان

احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ امتحان کتب حضرتؑ کے واسطے اس سال کتاب نزول المسیح مقرر کی گئی ہے۔ اور امتحان انشاء اللہ آخر نومبر میں ہوگا۔ امتحان میں شامل ہونے والے احباب اپنے اپنے اسماء و مکمل پتہ سے مطلع فرمائیں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ضرورت

(۱) ایک لائق میکینیکل فٹر بیکار ہے۔ امداد ملازمت فرمائی جاوے:۔

(۲) ایک نقشہ نویس کی ورکشاپ میں ضرورت ہے تنخواہ ... ماہوار تک ہوگی

درخواستیں دفتر نظارت امور عامہ میں آنی چاہئیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۳۷ قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۰ء جلد ۱۸

مردم شماری میں ہندوؤں کی تعداد
یقیناً کم ہونی چاہیئے

ایک عرصہ سے ہندو اخبارات شمار و اعداد پیش کر کے ثابت کر رہے ہیں۔ کہ ہندو روز بروز کم ہو رہے ہیں۔ اور یہ کمی بڑی سُرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ ہندو اخبارات آئے دن شور مچاتے رہتے ہیں۔ کہ ہندو دوسری اقوام کے مقابلہ میں مرتے بہت زیادہ ہیں۔ لیکن پیدا کم ہوتے ہیں۔ اسے ہندو جاتی کے لئے بہت بڑا خطرہ قرار دیا جاتا۔ اور اس کمی کو روکنے کے لئے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے باوجود اس کے کہ ہندو دھرم میں بیواؤں کی شادی قطعاً ممنوع ہے حتّٰی کہ اس زمانہ کے "رشی" اور ہندوؤں کے بہت بڑے مصلح سوامی دیانند جی نے بھی اسے جائز نہیں قرار دیا۔ ہندو نہ صرف انفرادی طور پر بلکہ باقاعدہ سوسائٹیاں بنا کر۔ ودھوا آشرم قائم کر کے اور بیواؤں کی لمبی لمبی فہرست شائع کر کے جن میں ان کی خوبصورتی اور رنگ و رُوپ دل آویز الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ لوگوں کو ان سے شادیاں کرنے پر آمادہ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے پیدائشی کمی کو روکنے میں ابھی تک انہیں کامیابی حاصل نہیں ہوئی چنانچہ حال میں ایک ہندو اخبار "نوجوان بھارت" نے "ہندو جاتی خطرہ میں" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں یہ اعلان کرنے کے بعد کہ

"نوجوان بھارت کے کسی آئندہ پرچہ میں ہم بتائیں گے۔ کہ ہندوستان کے ہندو کس طرح بتدریج اپنے وطن میں اوسطاً کم ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مسلمانوں۔ عیسائیوں اور سکھوں کی ترقی اس قدر زیادہ ہے۔ کہ اگر ہندوؤں نے اس بارے میں کوئی جدوجہد نہ کی۔ تو ایک دن بدنصیب بھارت میں ایسا آئے گا۔ کہ جبکہ اور سب قومیں یہاں موجود ہونگی۔ مگر اس ملک کے اصلی باشندے ہندو مٹ جائیں گے۔ اور کوئی ان کا نام لیوا بھی موجود نہ ہوگا"

لکھا ہے:۔

"یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں رہا۔ کہ جہاں ہندوؤں میں مرنے کا رجحان بہت زیادہ ہے۔ وہاں پیدا ہونے کی طاقت روز بروز زائل ہوتی جا رہی ہے۔ اور اس صداقت کے آگے سر جھکانے میں کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ اگر ہندو قوم نے اپنی خوراک اور طریق زندگی میں نمایاں تبدیلی نہ کی۔ تو کمی پیدائش اور زیادتی موت ہی ان کا نام و نشان اس ملک سے مٹا دیگی"

اس کے ساتھ ہی ہندوؤں میں معاشرتی اور خانگی مشکلات کی وجہ سے تبدیلی مذہب کا جو رجحان روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اس کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"ایک اور خونخوار دشمن اس (ہندو قوم) کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ جو اسے ہرگز زندہ نہ چھوڑے گا۔ اور وہ تبدیلی مذہب ہے"

ان اقتباسات سے جو بالکل تازہ ہیں۔ اور اسی قسم کے اور اعلانات سے جو ہندو اخبارات میں بکثرت نکلتے رہے ہیں۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ ہندو ایک طرف تو پیدائش کی کمی اور اموات کی زیادتی کی وجہ سے۔ اور دوسری طرف تبدیلی مذہب کے ذریعہ اس کثرت سے کم ہو رہے ہیں۔ کہ ہندوؤں کو ہندوستان سے بالکل مٹ جانے کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اور وہ اس خطرہ کو بہت سختی کے ساتھ محسوس کر رہے ہیں۔

اب اگر یہ سب کچھ صحیح ہے۔ اور اس کے صحیح نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ تو اس کا لازمی طور پر نتیجہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ آنے والی مردم شماری میں ہندوؤں کی تعداد پہلی مردم شماری کی نسبت بہت کم ظاہر ہو۔ اور دس سال کے طویل عرصہ میں نمایاں کمی ہو چکی ہو۔ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ اگر آنے والی مردم شماری میں احتیاط سے کام لیا گیا۔ اور کسی قسم کی بے قاعدگی نہ کی گئی۔ تو ضرور ہر صوبہ میں ہندوؤں کی تعداد میں بہت بڑی کمی نظر آئے گی۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا۔ بلکہ کمی کی بجائے زیادتی دکھائی گئی۔ یا معمولی کمی ظاہر کی گئی۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا۔ کہ مردم شماری صحیح طور پر نہیں ہوئی۔ اور ضرور اس میں ایسی بے قاعدگی ہوئی ہے۔ جو ہندوؤں کے ساتھ خاص رعایت قرار دی جا سکتی ہے۔

ہم نے یہ بات قبل از وقت اس لئے ظاہر کر دی ہے۔ تاکہ مردم شماری کرنے والے اپنے کام کے متعلق پوری احتیاط سے کام لیں۔ اور اچھی طرح سمجھ لیں۔ کہ وہ وقت گیا۔ جب ان کے مرتب کردہ شمار و اعداد بلا چون و چرا درست تسلیم کر لئے جاتے تھے اور جس طرح وہ چاہتے تھے۔ مردم شماری کے فارموں کی خانہ پری کر لیا کرتے تھے۔ اب جہاں فارموں کے اندراجات کے وقت مسلمان ان کی درستی کا پورا پورا خیال رکھیں گے۔ وہاں ناقابل تردید واقعات کے لحاظ سے بھی ان کی درستی پرکھیں گے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ ہندو ایک طرف تو قدرت کے ہاتھوں روز بروز کم ہو رہے ہوں اور دوسری طرف تبدیلی مذہب ان کی کمی کا باعث ہو۔ لیکن دس سال کے بعد جب مردم شماری ہو۔ تو نہ صرف ان کی پہلی تعداد میں کوئی کمی نہ آئے۔ بلکہ کچھ نہ کچھ زیادتی ثابت ہو۔ اگر پیدائش و اموات اور تبدیلی مذہب کے لحاظ سے ہندوؤں میں معمولی کمی واقعہ ہو رہی ہوتی۔ تو اس پر ہرگز وہ شور اور واویلا نہ مچایا جاتا۔ جو ایک عرصہ سے ہندو اخبارات میں نظر آ رہا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کمی یقینی طور پر غیر معمولی ہے۔ اور غیر معمولی کمی کا نتیجہ لازمی طور پر آج سے دس سال قبل کی تعداد میں غیر معمولی کمی ہونا چاہیئے۔ یہ معیار ہوگا۔ اس بات کا۔ کہ مردم شماری کہاں تک درست ہوئی ہے۔

اس کے ساتھ ہی ہم مسلمانوں کو پھر اس طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اب کے مردم شماری کو معمولی بات نہ سمجھیں۔ بلکہ اُسے بہت بڑی اہمیت دیں۔ اور اس اہمیت کے لحاظ سے اس بارے میں سعی اور کوشش کریں۔ حکومت کے تمام دیگر ادارات کی طرح محکمہ مردم شماری میں بھی ہندو کارکنوں کی کثرت ضروری ہے۔ ہندو اخبارات کی طرف سے انہیں دیانتداری سے اپنے فرائض کی بجا آوری پر قومیت اور فرقہ پرستی کو مقدم کرنے کی پُرزور اور متواتر تلقین ہو رہی ہے۔ اور انہیں علی الاعلان اس بات پر آمادہ کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ جس طرح بھی ہو سکے۔ ہندوؤں کی تعداد میں نمایاں اضافہ دکھانے کی کوشش کریں۔ "پرکاش" ۲۰ ستمبر ۱۹۳۰ء لکھتا ہے:۔

"مسلم شمار کنندے تو کسی غیر مسلم کو مسلم بنانا ثواب میں داخل سمجھتے ہیں۔ اگر وہ اپنی قلم کی ایک جنبش سے ہندوؤں کو مسلم بنا سکیں۔ تو انہیں نامعلوم کتنا ثواب ہوگا۔ شمار کنندے چاہے کسی مذہب کے ہوں۔ چاہیں تو اس قسم کا دھوکہ کر سکتے ہیں وجہ یہ ہے۔ کہ یہ لوگ عام طور پر ان پڑھ ہیں۔ اور خاص کر وہ لوگ جنہیں اچھوت کا نام دیا جاتا ہے"

یہ بات تو صاف ہے۔ کہ مسلم شمار کنندوں کی طرف ایسی حرکت کو منسوب کرنا تو محض سو

خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں
گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

کے حکیمانہ قول پر عمل ہے۔ وگرنہ اصل مقصود تو ہندو کارکنان محکمہ مردم شماری کی راہ نمائی ہے ۔

"پرکاش" نے مردم شماری کی اہمیت کو نمایاں کر کے ہندوؤں کے اندر اس کے متعلق جوش پیدا کرنے کی غرض سے لکھا ہے۔

"یہ کام نہایت ضروری ہے۔ آریہ جاتی کے لئے زندگی اور موت کا سوال رکھتا ہے۔ اس کے اثرات پولیٹکل نوعیت کے بھی ہیں"

اس لئے یہ امر یقینی ہے۔ کہ ہندو اس کام میں پوری پوری مستعدی اور سرگرمی سے حصہ لیں گے۔ اور اپنی اس کمی کو جو ان کی اپنی تمدنی خرابیوں کی وجہ سے ان کے اندر واقعہ ہو گئی ہے۔ دیگر ذرائع سے پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر مسلمانوں نے ہمت کر کے انہیں اس میں ناکام نہ رکھا۔ تو ان کے مفاد کو یقیناً سخت نقصان پہونچے گا۔ اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ منظم طور پر اس کام کی طرف متوجہ ہوں۔ اور ہر شہر۔ ہر قریہ ہر دیہات بلکہ ہر گلی کوچہ کے لئے ایسا انتظام کریں۔ کہ محکمہ مردم شماری کا کوئی کارکن خلاف واقعہ اندراجات نہ کرتے پائے ۔

ہندوستان کے اندر شورش کے اصل بانی

ہندوؤں کی فطرتی چالاکی اور ہوشیاری دیکھئے۔ کہ ایک پارٹی اگر حکومت کو طرح طرح کی بیہودگیوں اور قانون شکنیوں کے ذریعہ سے پریشان کرنے میں مصروف ہے۔ تو بعض دوسرے لوگ اس حالت کی اصلاح کے بہانے سے حکومت کے سامنے ایسی ایسی تجاویز پیش کر رہے ہیں۔ جن کا عملی صورت اختیار کرنا ان کے لئے مفید ہونے کے ساتھ ہی مسلمانوں کے لئے حد درجہ مضرت رسان ہے ۔

اب تک تو یہی خیال تھا۔ کہ ہندو یہاں اپنا راج قائم کرنے کے لئے ہی اس قدر ادھم مچا رہے ہیں۔ لیکن لاہور کے ایک ہندو اخبار کھتری نے ایک نئے راز کا انکشاف کیا ہے۔ ایکٹ انتقال اراضی کا ذکر کرنے کے بعد ارشاد ہوتا ہے:۔

"جن لوگوں کو غیر زراعت پیشہ بنا دیا گیا تھا۔ چونکہ یہ لوگ کھتری۔ اروڑے۔ برہمن۔ اگروال وغیرہ سمجھدار لوگ تھے۔ جب انہوں نے باوجود ہر طرح کی منت خوشامد عرض عرائض کے اپنے آپ کو گورنمنٹ کی پالیسی سے اس طرح تباہ ہوتے دیکھا۔ تو گورنمنٹ کے خلاف ایک طرح سے ایجی ٹیشن شروع کر دی"

ہندوستان میں بے چینی اور شورش کی اصلی ذمہ داری اپنی قوم پر لے لینے کے بعد یہ ہندو اخبار ناصحانہ انداز میں لکھتا ہے

"پنجاب میں آج ہی سرکار قانون انتقال اراضی منسوخ کر کے دیکھ لے۔ کہ کس طرح صوبے میں ٹھنڈ پڑ جاتی ہے"

معقولیت سے ہندو قوم کی اس قدر عداوت نہایت ہی مضحکہ خیز ہے۔ ایکٹ انتقال اراضی تو صرف پنجاب۔ صوبہ سرحد یا یو۔پی کے ایک مختصر سے رقبہ میں ہے۔ اور اگر تمام شورش اسی کی وجہ سے ہے۔ اور اسے منسوخ کر دینے سے ٹھنڈ پڑ جائیگی تو شورش انہی علاقوں میں ہونی چاہیئے۔ لیکن عجیب بات ہے۔ کہ دوسرے صوبوں میں جہاں یہ ایکٹ رائج نہیں۔ ایجی ٹیشن بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ بلکہ وہی علاقے آج اس کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ جہاں اس ایکٹ کو کوئی جانتا بھی نہیں۔ یعنی صوبہ بمبئی اور بنگال وغیرہ

بہرحال اپنے خلافِ منشاء قانون کے متعلق ہندوؤں کا پروپیگنڈا اور شورش مسلمانوں کے لئے بہت سبق آموز ہے۔ اور اگر وہ چاہیں۔ تو اس سے یہ معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ زندہ رہنے کے لئے دنیا کے اندر کس قدر بیداری اور سرگرمی کی ضرورت ہے دیکھنا یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کے خلاف جو علی الاعلان ملک کے اندر بے چینی کی ذمہ واری اپنے سر لے رہے ہیں۔ حکومت کوئی کارروائی کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ یا نہیں ۔

پنجاب پولیس کی کارگذاری

سال ۱۹۲۹ء کے متعلق پنجاب پولیس کی کارگذاری کی جو رپورٹ حکومت کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ وہ ان گراں مصارف کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو صوبہ نے اس محکمہ کے قیام کے لئے برداشت کئے۔ اطمینان بخش نہیں کہی جا سکتی:۔

رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوران سال میں قابلِ دست اندازی پولیس وارداتوں میں ۸۵۷ کا اضافہ ہوا۔ قتل کی وارداتیں بھی گذشتہ سال کی نسبت زیادہ ہوئیں۔ یعنی اس سال کل ۶۷۹ انسان ہلاک ہوئے۔ اور اس کا سب سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے۔ کہ ان میں سے صرف ۴۶۳ وارداتوں کا پولیس سراغ لگا کر مجرموں پر مقدمات چلانے میں کامیاب ہوئی ہے۔ اور پھر ان میں سے صرف ۲۹۸ مقدمات میں ملزم سزایاب ہوئے۔ باقی ۲۱۶ وارداتوں کا کوئی سراغ ہی نہیں لگایا جا سکا۔

اسی طرح نقب زنی اور چوری کی وارداتوں میں بھی سال ماسبق کی نسبت ۴۳۸ کا اضافہ ہوا ہے۔ بردہ فروشی اور عورتوں کے اغوا کی تعداد بھی نسبتاً زیادہ ہے۔

۱۹۲۸ء میں محکمہ پولیس پر ایک کروڑ گیارہ لاکھ گیارہ ہزار چھ سو نوے روپیہ صرف آیا تھا۔ لیکن ۱۹۲۹ء میں یہ رقم ایک کروڑ سترہ لاکھ بیس ہزار پانچسو ۷ روپیہ تک پہونچ گئی۔ اخراجات میں اضافہ کے ساتھ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ جرائم کو روکنے کے انتظامات میں وسعت پیدا ہو کر ان کی تعداد میں کمی ہوتی۔ لیکن جو کچھ ہوا وہ اس کے بالکل برعکس ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ایسے موقعہ پر جب صوبہ کے اندر جرائم کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کانگریس کی طرف سے قانون شکنی کی تحریک جاری کر کے احترام آئین کے جذبات کو فنا کرنے کی کوشش کرنا وطن سے پرلے درجہ کی دشمنی اور عداوت ہے۔ اور اگر قانون شکنوں کی اسی طرح حوصلہ افزائی کی جاتی رہی۔ تو آئندہ سالوں میں نہ صرف پنجاب بلکہ تمام ہندوستان میں جرائم بہت بڑھ جائیں گے اور شرفاء کے لئے جینا محال ہو جائے گا۔

ودھوا آشرموں کی شرمناک حالت

آریہ سماج کے ممبروں کی طرف سے مختلف مقامات پر ودھوا آشرم قائم ہیں۔ جن کا بظاہر تو یہ مقصد ہے۔ کہ ستم رسیدہ اور بے کس بیوہ اور لاوارث عورتوں کی امداد کی جائے۔ لیکن فی الحقیقت یہ آشرم بداخلاقی کے مرکز اور بردہ فروشی کے اڈے ہیں۔ اور بارہا قبل ازیں اس امر کے کئی ایک شواہد اور ثبوت منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔ مگر ان کے متعلق حکومت پنجاب نے جو ریمارک کئے ہیں۔ وہ نہایت ہی شرمناک ہیں۔

پنجاب پولیس رپورٹ بابت سال ۱۹۲۹ء میں "اغوا کے مقدمات" کے عنوان کے ماتحت لکھا ہے:۔

"اغوا کی وارداتیں ۵۶۹ ہوئیں۔ عورتوں کی خرید و فروخت ترقی پر ہے۔ اور اسے بہت اچھی طرح منظم کیا جا رہا ہے۔ . . . . اس کی ترقی یافتہ تنظیم اگر دیکھنی ہو۔ تو نام نہاد ودھوا آشرموں کو جا کر دیکھ لیجئے۔ ضابطہ فوجداری کے ماتحت لاہور کے متعدد ہندوؤں کو جنہوں نے اس قسم کا آشرم قائم کر رکھا تھا۔ سزا دی جا چکی ہے . . . . وہ نیچ ذات کی عورتوں کو پنجاب میں لاتے۔ اور ان کو بیوہ بنا کر فروخت کر دیتے تھے۔ انہوں نے اس کام کو بڑے پیمانہ پر چلا رکھا تھا" (بحوالہ پرتاپ ۲۱ ستمبر)

تمدنی اصلاح و بہبود کے پردے میں ملک کے اندر بداخلاقی اور حرامکاری کو ترقی دینا آریہ سماجیوں کے لئے نہایت رسوا کن فعل ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ شرمناک پہلو یہ ہے کہ یہ مرض بجائے کم ہونے کے روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ آریہ سماج کو چاہیئے۔ کہ جہاں تک ان کے امکان میں ہو صوبہ کو اس لعنت سے پاک کرنے کی کوشش کرے۔ اور حکومت کا بھی فرض ہے۔ کہ پوری مستعدی اور سرگرمی سے ایسے شریر النفس لوگوں کو کیفر کردار تک پہونچائے ۔

کامل نبی اور دنیا کا محسن

تدریجی ترقی

اسلام نے خدا تعالےٰ کی صفات میں سے ایک صفت رب پیش کی ہے۔ یعنے وہ مخلوق کو ادنےٰ حالت سے اعلےٰ حالت کی طرف بتدریج ترقی دینے والا ہے۔ چنانچہ دنیا کی ہر ایک چیز میں ہم خدا تعالےٰ کی اس صفت کو کام کرتے ہوئے ملاحظہ کر رہے ہیں۔ کیا انسان اور کیا حیوان۔ کیا نباتات اور کیا جمادات ہر ایک چیز بتدریج ترقی کرتی ہوئی اپنے کمال کو پہنچتی ہے۔ انسان کی علمی اور صنعتی ترقی کو دیکھیں۔ تو وہ بھی بتدریج ظہور میں آتی ہے انسان کی نسلی ترقی پر نظر ڈالی جائے۔ تو وہ بھی تدریجاً نظر آتی ہے۔ پھر دنیا کی مختلف اقوام کو دیکھا جائے۔ تو ان کا نشو ونما بھی تدریجی نظر آتا ہے۔ چونکہ روح اور جسم کا باہم نہایت گہرا تعلق ہے۔ اس لئے روحانی ترقیات بھی جسمانی ترقیات سے گہری مناسبت رکھتی ہیں۔

کامل کتاب

جس طرح ایک بچہ کو استاد اس کی استعداد اور قابلیت کے مطابق درجہ بدرجہ تعلیم دیتا ہے۔ اسیطرح خدا تعالےٰ نے نسل انسانی کے بچپن کے زمانہ میں روحانی تعلیم بھی ان کے مناسب حال دی۔ حتےٰ کہ نسل انسانی پر جب جوانی اور شباب کا زمانہ آیا۔ اور نسلاً بعد نسل روحانی تربیت سے انکے قوےٰ روحانیہ کامل تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہو گئے۔ اور دوسری طرف قوائے نفسانیہ کی کمال بے اعتدالیوں کی وجہ سے نسل انسانی ایک کامل شریعت اور کامل قانون کی محتاج ہو گئی۔ تو خدا تعالےٰ نے ایک کامل کتاب اس کی روحانی ترقی اور نفس کی طہارت اور پاکیزگی کے لئے نازل فرمائی۔ تا انسان معرفت الٰہی کی باریک در باریک راہوں سے واقفیت حاصل کر کے ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکیں اس کتاب کے کامل قانون کی متابعت سے اپنی روح کو نفس کی بے اعتدالیوں اور اس کے بد نتائج اور بد اثرات سے محفوظ رکھ سکے۔ چنانچہ قرآن کریم ایسے ہی زمانہ میں نازل ہوا۔ تمام مؤرخین اس بات پر متفق ہیں۔ کہ وہ زمانہ ایک ایسا تاریکی کا زمانہ تھا۔ کہ جس کی نظیر نہ پہلے ملسکتی ہے نہ اس کے بعد دیکھنے میں آئی۔ دنیا پر فسق فجور کی گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ لوگ روحانیت اور توجہ الی اللہ کو خیر باد کہہ چکے تھے۔ چنانچہ قرآن کریم نے بھی اس زمانہ کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ ظہر الفساد فی البر والبحر کہ تمام جزائر اور تمام براعظموں میں روحانی اور اخلاقی فساد برپا ہو چکا تھا۔

کامل دین

جبکہ فساد ایسا عالمگیر پیدا ہو گیا۔ تو اس کے لئے قانون بھی کامل اور عالمگیر ہونا چاہیئے تھا۔ یہی وجہ ہے کہ صرف قرآن کریم کا ہی یہ دعوےٰ ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم کہ آج تمہارے دین کو کامل کر دیا گیا ہے۔ یعنے جس دین کی عمارت کی بنیاد شروع دنیا میں رکھی گئی اس کو حسب ضرورت بتدریج ترقی دیتے دیتے آج مکمل کر دیا گیا ہے۔ اب ہر ایک قوم اور ہر طبقہ کا انسان اس کے ذریعہ روحانی ترقی اور نفس کی اصلاح کر سکتا ہے۔ اس کو کسی اور طرف جانے کی ضرورت نہیں۔

کامل معلم

اب یہ ظاہر بات ہے۔ کہ ایسی کامل کتاب کا پڑھانے والا بھی کامل معلم ہونا چاہیئے تھا۔ اس لئے ضرورت زمانہ کے لحاظ سے خدا تعالےٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ شرف بخشا۔ کہ وہ کسی خاص قوم یا کسی خاص ملک کے لئے نہیں۔ بلکہ تمام دنیا کی قوموں کی طرف ہادی اور راہنما ہو کر آئے۔ اور جس طرح قرآن کریم کی نسبت فرمایا۔ انزل ھٰذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ کہ یہ قرآن حاضر اور غیر حاضر سب کے لئے ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بھی فرمایا۔ قل یاایھا النّاس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا اور فرمایا وما ارسلنٰک الا رحمة للعٰلمین۔ کہ آپ خدا تعالےٰ کی طرف سے تمام لوگوں کی طرف رسول ہو کر آئے ہیں۔ اور قیامت تک جس قدر بھی عالم اور جہان پیدا ہوں گے ان سب کے لئے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

خاتم النبیین کا خطاب

اسی لئے حضور سرور کائنات کو خدا تعالےٰ کی طرف سے خاتم النبیین کا جلیل القدر خطاب عطا ہوا۔ اور اس خطاب میں کئی طرح خدا تعالیٰ نے آنحضورؐ کی اعلےٰ وارفع واکمل شان کا اظہار فرمایا۔ کیونکہ خاتم کے ایک معنے انگوٹھی کے ہیں۔ چونکہ انگوٹھی انگلی کو اپنے اندر لیتی ہے۔ سو آنحضورؐ کو خاتم النبیین اس لئے کہا گیا۔ کہ آپؐ تمام نبیوں کے جامع ہیں۔ اور ان سب کے کمالات جو ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً ان کو اپنی اپنی قوم کے لئے دیئے گئے۔ وہ سب آپؐ کو دیئے گئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ صرف آپ کو ہی سب نبیوں کی قوموں کی طرف نبی بنایا گیا۔ اور آپؐ کو جو کتاب دی گئی۔ وہ بھی تمام انبیاء کی تعلیم کی جامع ہے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ فیھا کتب قیمة۔ اس طرح خدا تعالےٰ نے قرآن کریم کے ذریعے تمام انبیاء کی تعلیم حقیقی کو محفوظ کر لیا۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب ومھیمنا علیہ۔ کہ جو کتاب بھی خدا کی طرف سے نازل ہوئی۔ قرآن کریم ان سب کا محافظ ہے۔ پس قرآن کریم جامع جمیع کتب سماویہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جامع جمیع انبیاء ہیں۔ اور یہ دعویٰ سوائے قرآن کریم کے کسی الہامی کتاب میں نہیں پایا جاتا۔ اور انکے پیروؤں کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ اپنی طرف سے ایسا دعویٰ منسوب کریں۔

قوموں کے اتحاد کی بنیاد

پھر خاتم کے معنے لغت میں حِلیةٌ یتزیّنون بھا بھی آئے ہیں۔ یعنے خاتم ایک زیور ہے۔ جس سے مقصد زینت حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے خاتم النبیّین کے یہ معنے ہوئے۔ کہ آنحضورؐ تمام نبیوں کی زینت ہیں۔ کیونکہ کتب سابقہ کے محرف مبدل ہونے کی وجہ سے انبیاء سابقین پر ایسے ایسے الزام اور اتہام لگا دیئے گئے تھے۔ کہ جن سے ان کا پاک حلیہ نہایت بد نما کر دیا گیا تھا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاک تعلیم کے ذریعے انکے تمام داغ دھو دیئے۔ اور ان کی اصل زینت اور شان کو ظاہر کر دیا۔ اور یہ کام سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نبی نے نہیں کیا۔ بلکہ ان کی کتابوں میں غیر قوموں کے درمیان انبیاء کی آمد کو ہی تسلیم نہیں کیا گیا۔ لیکن قرآن کریم فرماتا ہے ولقد بعثنا فی کل امة رسولًا ان اعبدُ اللہ واجتنبوا الطاغوت اور فرمایا۔ اٰمنوا باللہ ورسلہ کہ خدا تعالےٰ نے ہر قوم میں رسول بھیجے۔ کہ جنہوں نے خدا کی محبت تعظیم اور کامل اطاعت اور سرکش اور نافرمان لوگوں سے مجتنب رہنے کی تعلیم دی۔ اس لئے تم کو چاہیئے۔ کہ تمام رسولوں پر ایمان لاؤ۔ خواہ وہ کسی قوم کے ہوں۔ اور اس طرح تمام دنیا کی قوموں میں اتحاد کی وسیع بنیاد قائم کر دی۔ بلکہ اس سے بڑھ کر تمام قوموں کے نبیوں میں باہم روحانی رشتہ قائم کر دیا۔ کیونکہ باہمی محبت کے لئے رشتہ سے بڑھکر کوئی ذریعہ نہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا۔ ان ھٰذہٖ امتکم امة واحدةً کہ کسی رسول کو اپنے سے الگ اور غیر سمجھنا غلطی ہے۔ بلکہ سب ایک ہیں۔ اور آنحضرتؐ نے فرمایا الانبیاء اخوة کہ تمام انبیاء آپس میں بھائی ہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ فتقطعوا امرھم بینھم زبرًا کہ باوجود اس قومی رشتہ کے ہر قوم نے غلطی سے اپنے آپکو دوسری قوموں سے الگ سمجھ لیا۔ حالانکہ رشتہ داروں کا باہم دوئی اور غیریت پیدا کرنا سخت

ناموزون ہے۔

انبیاء کی صداقت ثابت کرنا

پھر رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انبیاء سابقین کو ایک اور طرح زینت بخشی۔ اور قطعی ثبوت کے ساتھ انکے الزاموں کو جو قوموں نے ان پر لگائے تھے۔ دُور کر دیا۔ اور وہ اس طرح کہ آنحضورؐ جب تمام انبیاء کے جامع تھے۔ تو ان کی پاکیزہ زندگی کے ثبوت میں آپ کا پاکیزہ وجود سب سے بڑھکر ثبوت ہوسکتا تھا۔ ورنہ انبیاءؑ سابقین پر جو الزام لگائے گئے تھے۔ اگر وہ سچے ہوتے تو آپؐ کے وجود میں بھی وہ عیوب پائے جاتے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس قوم میں بچپن کا زمانہ گذارا اور پھر جوانی کے دِن کاٹے۔ اس قوم کو آنحضورؐ مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ قد لبثت فیکم عمرا من قبلہ کہ دعویٰ نبوت سے پہلے عمر کا بڑا حصہ میں نے تم میں گذارا ہے۔ کیا تم میری اس زندگی پر کوئی نکتہ چینی کر سکتے ہو۔ کہ آج تم میرے دعویٰ میں مجھے جُھٹلاتے ہو۔ اس کے جواب میں عنید سے عنید دشمن نے بھی اگر جواب دیا۔ تو یہی انا لا نکذبک ولکن نکذب ما جئت بہٖ۔ کہ ہم تجھ پر تو کوئی حرف گیری نہیں کر سکتے۔ مگر جو تعلیم تو لایا ہے۔ اس کو ہم قبول نہیں کر سکتے۔ پھر مخالفین آپ کو اپنا سردار بنانے کے لئے تیار تھے۔ تمام عرب چندہ کر کے آپ کو مالامال کر دینے پر راضی تھے۔ نکاح کے لئے خوبصورت سے خوبصورت عورتیں پیش کرتے تھے اور کہتے تھے۔ اگر تم کو کوئی بیماری لگ گئی ہے۔ تو تیرے علاج میں ہم تن من دھن لگا دینے کو تیار ہیں۔ کیونکہ تجھ سے بڑھ کر ہمارے لئے کونسا ایسا آدمی ہوسکتا ہے۔ کہ جس کے لئے ہم اس قدر قربانی اور جان نثاری کریں۔ مگر تم بُت پرستی کی مخالفت کرنا چھوڑ دو۔ اور پھر پیارا اور محسن چچا بھی منت کرتا ہے۔ مگر آنحضورؐ جواب دیتے ہیں۔ کہ اے چچا اگر میری حفاظت اور امداد کا بوجھ آپ نہیں اُٹھا سکتے۔ تو آپ مجھکو میرے حال پر چھوڑ دیں۔ خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں پر چاند بھی رکھ دیں تو بھی میں اس صداقت کو ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ جو خدا نے دنیا کے لئے مجھے دی ہے۔

عشقِ الٰہی کا نمونہ

اللہ اللہ کیا ہی پاک وجود تھا۔ ایک نفس پرست اور دنیا کی عزت اور وجاہت چاہنے والا ایسے موقعہ پر ہرگز ہرگز ایسا جواب نہیں دے سکتا۔ کیونکہ وہ تو اس کی من مانی مراد تھی۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سب باتوں کو ایک پرپشہ کے برابر بھی نہ سمجھا۔ بلکہ تعلیم میں اور عمل سے تمام عیاشیوں کے سامانوں سے ہمیشہ نفرت دلائی۔ اپنے گھر میں کھانے پہننے میں نہایت سادگی رکھی۔ اور اپنی ازواج سے کہدیا کہ اگر تم دنیا اور اس کی آسائش چاہتی ہو۔ تو چلو میں تم کو مالامال کر کے رخصت کر دیتا ہوں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تقویٰ طہارت اور حسن سلوک نے ان کو ایسا گرویدہ بنا رکھا تھا۔ کہ انہوں نے درویشانہ زندگی بسر کی۔ مگر آپ کو چھوڑنا اور آپؐ سے جدا ہونا منظور نہ کیا۔ حضرت عائشہؓ نوعمر ہونے کی وجہ سے چونکہ تعلیم نبوی کو خوب یاد رکھتی تھیں۔ اس لئے آنحضورؐ کو سب سے زیادہ ان سے محبت تھی۔ مگر اس کا اثر ازواج کے ساتھ ظاہری سلوک پر کچھ نہیں پڑتا تھا۔ تا کسی کو حق تلفی کی شکایت نہ ہو۔ وہ بیان کرتی ہیں۔ ایک روز جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے گھر میں تھے۔ آدھی رات کے وقت حضورؐ اُٹھ کر باہر چلے گئے۔ اور پھر بعد میں چپکے سے میں بھی آپؐ کے پیچھے چلی گئی دیکھا تو قبرستان میں رو رو کر خدا تعالےٰ سے دعائیں مانگ رہے ہیں۔ میں جلدی سے واپس آکر لیٹ گئی۔ عیاش لوگ رات دن عیاشی کے سامانوں کے لئے سرگرداں رہتے ہیں۔ اور رات کی گھڑیاں محبوب کی جدائی میں گذارنی ان کے لئے جان کنی سے بڑھ کر مصیبت ہوتی ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو تقوےٰ طہارت اور عشقِ الٰہی کا نمونہ دکھلایا۔ اس نے دشمنوں کے سر بھی آپ کے سامنے جُھکا دیئے باہر لوگوں میں انسان بناوٹ کر سکتا ہے۔ اور اپنی اندرونی حالت ایک حد تک چھپا بھی سکتا ہے۔ لیکن بیوی کے آگے کوئی بناوٹ نہیں چل سکتی۔ اور پھر جہاں ایک نہیں۔ کئی بیویاں ہوں۔ آپ کی ازواج مطہرات آپ کی وفات کے بعد زندہ رہتی ہیں۔ لیکن آپ کی پاکیزہ زندگی کا جوان پر اثر تھا۔ وہ ایسا نہ تھا۔ کہ مِٹ جاتا۔ بلکہ لقمہ ان کے حلق سے نہ اترتا تھا۔ اور آنحضورؐ کو یاد کر کے انکی آنکھیں آنسو بھرلاتی تھیں۔ غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی پاکیزہ زندگی کو دنیا کے سامنے پیش کر کے انبیاء سابقین کی پاکیزہ زندگی کا ناقابل اعتراض ثبوت پیش کر دیا۔ اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی تمام قوموں پر ہی نہیں۔ بلکہ تمام نبیوں پر احسان کیا۔

نبوّت کی مُہر

پھر خاتم کے معنے مُہر کے بھی ہیں۔ پس جس چیز کی مُہر ہوا کرتی ہے۔ اس سے وہی چیزیں بنا کرتی ہیں۔ جیسا کہ روپوؤں کی مُہر سے روپے پونڈوں کی مُہر سے پونڈ ٹکٹوں کی مُہر سے ٹکٹ۔ اِسی طرح روحانی مُہر بھی جس چیز کی ہوگی۔ اس سے وہی چیزیں بنیں گی نبوۃ اور رسالت چونکہ روحانی چیزیں ہیں۔ اس لئے خاتم النبیّین کے یہ معنے ہونگے۔ کہ اب آنحضورؐ کے طفیل دنیا میں نبوت کی نعمت عطا ہوا کریگی۔ تمام انبیاء کے فیوض چونکہ آپ کو عطا کئے گئے۔ اِس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی قوم براہ راست اپنے نبی سے روحانی فیضان حاصل نہیں کر سکتی۔ تمام انبیاء کے براہ راست فیضان منقطع ہو چکے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل قیامت تک اس نعمت کو جاری کر دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جو قومیں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اپنے دامن کو وابستہ نہیں کرتیں۔ وہ اولیاء اللہ اور ملہمین کے وجود سے محروم ہیں۔ پس آپ کا فیضان نہ ختم ہونیوالا خزانہ ہے۔ یہ ایک ایسی صداقت ہے۔ کہ جس کا ہر زمانہ میں ثبوت پایا جاتا ہے۔

رسولِ کریمؐ کی صداقت کا ثبوت موجودہ زمانہ میں

چنانچہ اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل اس نعمت سے وافر حصہ ملا۔ جنھوں نے فرمایا ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

آں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

پس حقیقتاً روحانی رنگ میں اگر کوئی زندہ نبی ہے۔ تو وہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ کیونکہ دیگر انبیاء کا فیضان بھی اگر مل سکتا ہے۔ تو صرف آپ کی معرفت۔ اور واقعات اسکی شہادت دے رہے ہیں۔

(خاکسار:۔ حافظ جمال احمدؐ مبلغ ماریشس دارالسلام روز ہل)

امریکہ میں بندش شراب کا قانون

اور

جرائم کی کثرت

یہ بات سخت حیران کن ہے۔ کہ جب سے امریکہ میں لعنت شراب خوری کا قانون نافذ ہوا ہے۔ وہاں جرائم کی تعداد میں معتدبہ اضافہ ہو گیا ہے۔ حتیٰ کہ بعض حصوں میں تو یہ زیادتی سو فیصدی ہوئی ہے۔ یہ زیادتی جہاں اس قانون کے حامیوں کیلئے باعث تشویش ثابت ہو رہی ہے۔ وہاں پرستاران دختر رز اسے اس قانون کی مخالفت میں بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ اس قانون کے نفاذ کی وجہ سے ہی ملک میں جرائم اس قدر ترقی پر ہے۔ وہ علی الاعلان اس بات کو پیش کرتے ہیں۔ کہ بادۂ ناب کے دو چار گھونٹ بجائے کسی مضر اثر کے انسان کی قوت ارادی کو مضبوط کر دیتے ہیں۔

قرآن کریم ایسی پر حکمت اور مدلل کتاب پر ایمان رکھنے اور اس کی صداقت اور اس کے بتائے ہوئے اصول کی برتری اور فضیلت کا بارہا مشاہدہ کرنے کے بعد ایک مسلمان تو یہ خیال بھی نہیں کر سکتا۔ کہ ممانعت شراب بد اخلاقی کو ترقی دینے کا باعث ہو سکتی ہے۔ لیکن اسلام چونکہ ایک تبلیغی اور عالمگیر مذہب ہے۔ اور مسلمانوں کا دعویٰ ہے۔ کہ زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی اصول کی پیروی پر ہی امن عالم کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ اس لئے اگر فی الواقع یہ ثابت ہو جائے۔ کہ امریکہ میں شراب کے استعمال کی بندش سے بد اخلاقی میں ترقی ہو گئی ہے۔ تو لازماً اسلام کے تمدنی اصول پر زبردست اعتراض وارد ہوتا ہے۔ اور اسی وجہ سے ہم اس بات پر روشنی ڈالنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ امریکہ میں جرائم کی کثرت۔ بندش شراب کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس کے اسباب دوسرے ہیں۔

ماہران علم النفس کا خیال ہے۔ کہ امریکہ میں جرائم کی کثرت کی وجہ یہ ہے۔ کہ ابھی ملک اس قانون کے جبریہ نفاذ کے لئے تیار نہ تھا۔ امریکہ کی آبادی کا ایک کثیر حصہ نہ صرف یہ کہ شراب کو اخلاقی یا جسمانی صحت کے لئے مضر نہیں سمجھتا بلکہ ضروریات زندگی میں شمار کرتا تھا۔ اس ذہنیت کے ہوتے ہوئے اس قانون کا جبریہ نفاذ ایک ظالمانہ کارروائی سمجھی گئی۔ اور اس لئے عوام میں اس کے خلاف ایک عام جوش پیدا ہو گیا اور انہوں نے اس کی خلاف ورزی شروع کر دی۔ وسیع پیمانہ پر یہ قانون توڑا گیا۔ اور ہزاروں لاکھوں انسانوں نے اسے بار بار توڑا حتیٰ کہ اس کی نافرمانی ایک عام بات سمجھی جانے لگی۔ اور جب لوگ اس کے عادی ہو گئے۔ تو دلی پشیمانی اور تاسف اور ضمیر کی وہ آواز جو ہمیشہ انسان کو افعال شنیعہ کے ارتکاب پر تنبیہ کرتی ہے۔ آہستہ آہستہ مردہ ہو گئی۔ اور عوام میں قانون شکنی کا جذبہ ترقی کر گیا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس حالت کو دیکھتے ہوئے وہ شریر طبائع جو اس وقت تک محض قانون کے خوف سے اپنی خبیثانہ سرگرمیوں اور ملعون حرکات سے رکی ہوئی تھیں۔ قانون کی اس بے حرمتی کو دیکھ کر دلیر ہو گئیں۔ اور انہوں نے اپنی اپنی فطرتوں کا اظہار کرتے ہوئے جرائم کا ارتکاب شروع کر دیا۔ اور اس طرح ملک میں جرائم کی تعداد میں معتدبہ اضافہ ہو گیا۔

یہ دلیل نہایت وزن دار ہونے کے علاوہ بالکل صحیح ہے۔ اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عوام الناس سے جبراً کسی قانون کی پابندی نہیں کرائی جا سکتی۔ وہ چیز جس سے حکومتوں کو تقویت پہونچتی ہے۔ اور جس سے قانون کا احترام قائم ہوتا ہے۔ وہ یہی جذبہ ہے۔ کہ قانون ان کے فائدہ اور آرام کے لئے ہے۔ اسلام کے ابتدائی ایام میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسے ہی قانون کا نفاذ کیا۔ تو عرب اس وقت شراب کے ایسے ہی عادی تھے جیسے آجکل اہل امریکہ۔ لیکن ایک چیز ہے۔ جو مسلمان عربوں کو بظاہر تعلیم یافتہ اور متمدن اہل امریکہ سے تمیز کرتی ہے۔ عرب مسلمان تہ دل سے اس بات کو مان چکا تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر ایک ارشاد ارشاد خداوندی ہے۔ اور یہ بات اس کے ہر ایک رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی تھی۔ کہ احکام الٰہی اس کی اپنی روحانی اور اخلاقی بہتری کے لئے ہیں۔ اور وہ اپنی مرضی کے خلاف ان کی پابندی پر مجبور نہیں۔ لیکن امریکہ میں جس وقت یہ قانون نافذ کیا گیا اس وقت عوام اس کے مفید اثرات سے محض ناآشنا تھے اس لئے انہوں نے اسے اپنے لئے بہتری و بہبودی کا موجب سمجھنے کے بجائے اسے محض ایک پولیٹیکل ڈپلومیسی پر محمول کیا اور اس لئے اسکو ناکام کرنے کی ہر ممکن کوشش شروع کر دی

علم النفس کی اس بحث کو چھوڑ کر اور بھی کئی ایک باتیں ہیں۔ جن کا امریکہ میں جرائم کی کثرت میں بہت سا دخل ہے۔ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔ امریکہ کی کثرت آبادی اس بات کی قائل نہ تھی۔ کہ شراب نوشی اخلاق اور صحت دونو کے لئے ایک مضر چیز ہے اور اس لئے وہ اسے محض قانون کے دباؤ کی وجہ سے ترک کرنیکے لئے بھی تیار نہ تھے۔ ایسے لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بعض سرمایہ داروں نے جو اخلاق کو ایک غیر اہم چیز سمجھتے تھے۔ اور جن کے نزدیک ملک کا اخلاقی تنزل کوئی بڑی بات نہ تھی۔ خفیہ خفیہ شراب کی تجارت شروع کر دی۔

یہ ایک ظاہر بات ہے۔ کہ جو چیز قانون کی مخالفت کرتے ہوئے فروخت کی جائے۔ اس کی قیمت بھی بہت گراں ہو گی۔ اس لئے شراب بھی بہت گراں قیمت پر فروخت ہونے لگی۔ حتیٰ کہ ایک سال کے اندر اندر بعض نہایت معمولی تاجر لکھ پتی بن گئے۔ شراب کی بندش کے لئے حکومت کی سرگرمیوں کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ تین سال کے عرصہ میں یعنی ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۵ء تک قریباً ۳۵۰۰ ڈسٹلریوں کو تلاش کر کے تباہ کیا گیا۔ اور صرف ۱۹۲۵ء میں ۲۲۳۹۵۳۲ من شراب تلف کی گئی۔ شراب کی ناجائز کشید پر حکومت کی اس قدر کڑی نگرانی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یہ غیر ملکوں سے خفیہ خفیہ منگوائی جانے لگی۔ اور اب امریکہ میں غیر ملکی شراب ہی استعمال کی جاتی ہے۔ چونکہ یہ تمام کاروبار خلاف قانون چلایا جا رہا تھا۔ اس لئے لازماً اس کو چلانے والے بھی وہی لوگ تھے۔ جن کے دلوں میں قانون کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اور جو قانون شکنیوں میں بے باک اور دلیر ہو چکے تھے۔ اس لئے علیحدہ علیحدہ کام کرنیوالی مختلف پارٹیاں ایک دوسرے کے درپئے آزار ہو گئیں اور انہوں نے ایک دوسرے کو لوٹنا شروع کر دیا۔ جس جگہ بھی شراب کے سٹور کا علم ہوا۔ اس کو حملہ کر کے لوٹ لیا جاتا۔ جس شخص کا اس طرح نقصان ہوتا۔ وہ پولیس میں اس کی رپورٹ بھی نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ شراب کا رکھنا بجائے خود ایک جرم تھا۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ ایسا شخص اپنے دشمن کو نقصان پہونچانے کے خیال سے غافل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس مقصد کے لئے پیشہ ور مجرموں کی تلاش کرتا۔ اور یہ حالت یہاں تک ترقی کر گئی ہے۔ شراب کے بیوپاری ڈھونڈ ڈھونڈ کر عادی اور پیشہ ور مجرموں کی خدمات معقول معاوضے دیکر حاصل کرنے لگے۔ تا وہ شراب کے سٹوروں کی محافظت کریں۔ اور ڈاکہ ڈالنے والوں کا مقابلہ کریں۔ ایسے بدمعاشوں کو اپنی جانوں پر کھیل کر بھی اپنے فرائض کی ادائگی کی ترغیب دی جاتی۔ اور اگر ان میں سے کوئی مارا جاتا۔ تو پولیس کو اس کی اطلاع نہیں دیجاتی تھی۔ اور اس حالت میں یہانتک ترقی ہوئی۔ کہ غیر ممالک سے بھی آزمودہ کار اور خوفناک بدمعاشوں کی خدمات معقول تنخواہوں پر حاصل کی گئیں۔ جب ایک سٹور پر حملہ کر کے شراب چرائی جاتی۔ تو اس پارٹی کے لیڈر جس پر اس حملہ کا شبہ کیا جاتا تھا چن چن کر مار دیئے جاتے۔ اسی طرح مخالف پارٹی جوابی انتظام کے ماتحت دوسری پارٹی کے لیڈروں کو مروا ڈالتی۔ اور یہ حلقہ آہستہ آہستہ وسیع ہوتا گیا۔ چونکہ قتل کی یہ وارداتیں بڑے بڑے دولتمند اور صاحب رسوخ لوگوں کی شہ پر کی جاتی تھیں اس لئے ان کے واسطے انتظامات بھی وسیع پیمانے پر کئے جاتے۔ بڑی بڑی اعلیٰ درجہ کی قیمتی موٹر کاروں پر چڑھ کر حملے کئے جاتے۔ بندوقیں بھی استعمال ہوتیں۔ اور بعض اوقات ایک قتل کے لئے ہزاروں ڈالر خرچ کئے جاتے۔ شکاگو چونکہ اپنے محل وقوع کے لحاظ سے ایسے کاموں کے لئے موزوں تر تھا۔ اس لئے یہ شہر ایسی بداخلاقیوں کا مرکز ہو گیا اور امریکہ بھر میں بدانتظامی اور شورش کی وجہ سے بے نظیر ہو گیا۔ شراب کے ایسے تاجروں کا ملک بھر پر اتنا رسوخ بڑھا۔ کہ ۱۹۲۷ء میں جب شکاگو کے میئر کا انتخاب ہونے لگا۔ تو موجودہ میئر نے علی الاعلان رائے دہندگان سے وعدہ کیا۔ کہ اگر وہ میئر منتخب ہو گیا۔ تو وہ فی الفور چیف پولیس کو جو فروختگی شراب کی خفیہ کمین گاہوں اور اڈوں کو نئے نئے طریقوں سے دریافت کرنے کی وجہ سے تاجران شراب میں بہت غیر ہر دلعزیز ہو گیا ہے۔ فی الفور علیحدہ کر دیگا چنانچہ وہ منتخب ہو گیا اور اس نے اپنے اس وعدہ کا ایفا کرتے ہوئے چیف پولیس ۳۴

ہم آفیسر کو علیحدہ کر دیا۔ اگرچہ زیادہ با اثر طبقہ کی طرف سے زور دیئے جانے پر وہ بحال کر دیا گیا۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ جب قتل اور ڈاکہ زنی کی وارداتیں اس قدر کثرت سے ہو رہی ہوں۔ تو نوجوانوں کے دلوں سے ارتکاب جرم کا خوف

رپورٹ نظارۃ دعوۃ و تبلیغ

۱۶؍ اگست لغایت ۱۵؍ ستمبر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی چھٹی مختصر رپورٹ احباب کے ملاحظہ میں آ رہی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں بعض مبلغ اپنے اپنے علاقوں میں کثرت باراں کی وجہ سے زیادہ دورہ نہیں کر سکے۔ اور بعض نے اپنی ضروریات کے ماتحت دو دو تین تین ہفتوں کی رخصت حاصل کر لی۔ مبلغین کی تعداد پہلے ہی ناکافی ہے۔ اور جو تھوڑی بہت تعداد ہے بھی۔ وہ جلسوں، مناظروں اور ایسی ہی دیگر فوری ضروریات میں مصروف رہی ہے۔ ان تمام مجبوریوں کے پیش نظر عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغی دوروں کی تعداد میں نسبتاً کمی رہی ہے۔ تاہم مندرجہ ذیل معروف مقامات میں جا کر مبلغین نے انفرادی ملاقاتوں اور تقریروں کے ذریعہ سے پیغام حق پہنچایا۔

تبلیغی دورے

(۱) **مولوی غلام رسول صاحب راجیکی**:۔ لالہ موسیٰ۔ نرگڑی۔ گوجرانوالہ۔ تسکار۔ ہلو پور (۲) **مولوی عبدالغفور صاحب**:۔ چک نمبر ۱۳۳ ر۔ نیار۔ ہتکسہ۔ امراہہ۔ جڑانوالہ۔ چک نمبر ۵۶۵ ضلع لائل پور (۳) **مولوی غلام احمد صاحب مجاہد**:۔ کانپور۔ لکھنؤ۔ شاہجہان پور۔ (۴) **مولوی محمد حسین صاحب**:۔ چیڈچری۔ کیلون۔ سواڑہ۔ کھدپورہ چڑ بالہ۔ گوڑ پور۔ گوبند پور۔ سوگڑھ۔ سونبٹہ۔ بھاگو باجرہ۔ کورانی ضلع انبالہ۔ (۵) **مولوی عبدالرحمٰن صاحب بوتالوی**:۔ ڈیرہ بابا نانک۔ ہلو پور۔ دھیڑ ضلع گورداسپور۔ (۶) **گیانی واحد حسین صاحب**:۔ کھیوڑہ۔ رتوچھ۔ دھلیال۔ تترال۔ کیلاش۔ چوآ سیدن شاہ۔ ڈلوال۔ خردیر۔ ڈنڈوٹ۔ چکوال ضلع جہلم۔ (۷) **میر مرید احمد صاحب**:۔ جنوجی۔ بارگ۔ لڑھول۔ دارا واہن۔ خیرپور۔ خانپور علاقہ سندھ (۸) **مولوی محمد مبارک صاحب**:۔ صوبہ ڈیرہ و متصلات علاقہ سندھ۔ (۹) **مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ کشمیر**:۔ کورل آسنور۔ ریشی نگری۔ مانکو۔ سرگبن۔ یاڑی پورہ۔ چک ایمرچھ۔ نو نمٹی علاقہ کشمیر۔

(۱۰) **مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ ضلع ہزارہ**:۔ سیچہ جو۔ پارس۔ ہنگرائی۔ بھولڑہ۔ مانسہرہ (۱۱) **مولوی ظہور حسین صاحب**۔ لکھنؤ۔ بریلی۔ بستی۔ کٹیا۔ نکری۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان تمام علاقوں میں تبلیغ احمدیت کا نہایت اچھا اثر ہو رہا ہے۔ اور سعید روحیں سلسلہ کے قریب آ رہی ہیں۔ علاقہ بنگال میں **مولوی ظل الرحمٰن** صاحب مصروف کار ہیں۔ لیکن میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں وہ سوائے چند دیہات کے کسی لمبے دورہ پر اپنی اور اپنے بچوں کی علالت کی وجہ سے نہیں جا سکے۔ علاقہ ملکانہ کے حلقہ بن پوری میں **مولوی جلال الدین** صاحب تندہی سے کام کر رہے ہیں۔ احمدیہ سکول ساندھن کی حالت اچھی ہے۔ ملکانہ طلبا دینی استعداد میں بتدریج ترقی کر رہے ہیں۔ مولوی عبدالحی صاحب ہیڈ ماسٹر سکول ساندھن اپنے بچے کی شدید علالت کی وجہ سے ۶؍ ستمبر سے ۱۵ یوم کی رخصت پر اپنے وطن گئے ہیں۔

تبلیغی جلسے

عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۵۔۱۶۔۱۷؍ اگست کو مونگ ضلع گجرات میں ۱۷۔۱۸۔۱۹؍ اگست کو کیمل پور میں جماعت احمدیہ کے جلسے ہوئے۔ اول الذکر مقام کے لئے مولوی غلام رسول صاحب آف راجیکی۔ مولوی محمد یار صاحب و گیانی واحد حسین صاحب بھیجے گئے۔ اور ثانی الذکر مقام کے جلسہ میں مولوی اللہ دتا صاحب کی تقریریں ہوئیں۔

مناظرے

(۱) ۳۰۔۳۱؍ اگست کو موضع بھاگو ارائیں ریاست کپورتھلہ میں (۲) ۳۰؍ اگست کو برت ضلع کرنال میں (۳) ۱۲۔۱۳۔۱۴؍ ستمبر کو گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ میں (۴) ۱۳۔۱۴؍ ستمبر کو بھڈ بار ضلع امرتسر میں غیر احمدی علماء سے مناظرے ہوئے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے (۱) مولوی محمد یار صاحب۔ مولوی عبدالغفور صاحب و مولوی عبدالرحمٰن صاحب بوتالوی (۲) مولوی محمد حسین صاحب و مولوی عمر الدین صاحب شملوی (۳) مولوی غلام احمد صاحب مجاہد۔ و مولوی عبدالغفور صاحب اور (۴) مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ و مولوی محمد یار صاحب بالترتیب ان مقامات پر مناظر تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دشمن نے ہر جگہ احمدی علماء کے مقابل میں ہزیمت اٹھائی۔ اور ہر طبقہ و مذہب کے لوگوں نے احمدی مناظرین کی علمی۔ اخلاقی اور روحانی برتری کا اعتراف کیا۔

ان مناظروں اور جلسوں کے علاوہ حسب ذیل تاریخوں میں مندرجہ ذیل مقامات پر تبلیغی جلسے اور مناظرے قرار پائے ہیں۔ جن کی منظوری دی گئی ہے۔

(۱) تنیخ پور ضلع گجرات۔ ۲۰۔۲۱۔۲۲؍ ستمبر (۲) طالب پور بھنگواں ضلع گورداسپور۔ ۲۷۔۲۸؍ ستمبر۔ (۳) مونگ ضلع گجرات۔ ۹۔۱۰؍ اکتوبر (۴) چک نمبر ۵۶۲ ضلع لائل پور۔ ۱۳۔۱۴۔۱۵؍ اکتوبر

پبلک لیکچر

لائل پور۔ جڑانوالہ۔ لالہ موسیٰ۔ راولپنڈی۔ مری۔ سکندرآباد۔ حیدرآباد۔ کرنول میں مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پبلک لیکچر ہوئے۔ جو دلچسپی سے سنے گئے۔

رپورٹس سکرٹریان تبلیغ

تبلیغی سکرٹریوں میں اگرچہ کچھ حرکت پیدا ہو چکی ہے اور بعض جماعتوں کے سکرٹریوں نے اپنی جماعت کے کام کی رپورٹیں بھیجی ہیں۔ لیکن ابھی رپورٹ بھیجنے والی جماعتوں کی تعداد نہایت ہی قلیل ہے۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں صرف مندرجہ ذیل ۳۰ جماعتوں کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

پنجاب:۔ چک ۱۲۱ ۔ چک ۵۶۵۔ لائل پور۔ دھلی۔ لالہ موسیٰ۔ گوئیکی۔ سری گوبند پور۔ پٹھان کوٹ۔ گنج (لاہور) کریمپور۔ شاہدرہ۔ شاہ مسکین۔ سلانوالی۔ محمود پور۔ سامانہ۔ پٹیالہ۔ منٹگمری۔ حسن پور۔ ملتان۔ **سرحد**:۔ نوشہرہ۔ شاہ گئی۔ پونچھ۔ (کشمیر) **سندھ**:۔ سکھر۔ کراچی۔ بڈھاکوٹ۔ **متفرق**:۔ لکھنؤ۔ کٹک۔ سکندرآباد۔ حیدرآباد۔ پراونشل انجمن احمدیہ بنگال۔

مندرجہ ذیل جماعتوں کے ذریعہ نومبائعین میں اضافہ ہوا۔ چک نمبر ۱۶۵ (۱) گنج (۲) کریمپور (۳) منٹگمری (۲) شاہ گئی۔ (۲) پونچھ (۱) بڈھاکوٹ (۲) پراونشل انجمن احمدیہ بنگال۔

ہفتہ واری اجلاس

چک نمبر ۱۲۱۔ گوئیکی۔ پٹیالہ۔ شاہدرہ۔ دھلی۔ محبوب نگر کی جماعتوں نے عرصہ زیر رپورٹ میں متعدد تبلیغی اجلاس کئے۔ جن سے غیر احمدیوں کو تبلیغ کے علاوہ ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ احباب میں

ایک ستر (۷۰) سالہ بوڑھے کی آواز!

ہم ملیریا سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اور ملیریا سے پیدا شدہ ناتوانی سے کس طرح بچ سکتے ہیں؟

دوستو! ہندوستان کیلئے ملیریا بخار ایک خطرناک ڈائن سے کم نہیں۔ یہ اپنے بعد جو کمزوری اور دیگر عوارض چھوڑ جاتا ہے۔ وہ بسا اوقات تمام عمر کیلئے انسان کو زندہ درگور بنا دیتے ہیں۔ اکبیر البدن کا استعمال آپ کو ملیریا کے حملہ سے محفوظ رکھیگا۔ اور پھر ملیریا کے بعد جو کمزوری ہو جاتی ہے اسے دور کریگا۔ نہ صرف ملیریا کیلئے ہی یہ تریاق ہے۔ بلکہ جملہ دماغی جسمانی اور اعصابی کمزوریوں کے دور کرنیکا ایک ہی علاج ہے۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس پر ختم ہے۔ اسکے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ خود میری طرف ہی دیکھئے میں ستر سالہ بوڑھا ہوں۔ ہڈیوں کا پنجر ہو گیا تھا۔ مگر اس اکبیر البدن کے استعمال سے از سر نو جوان بن گیا۔ یہ میرا ہی تجربہ نہیں۔ بلکہ ڈاکٹر بھی بعد از تجربہ اسی نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ چنانچہ

ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب۔ آئی۔ ایم۔ ڈی

انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

”میں نے ایک دوست کے لئے آپ کی ایجاد کردہ اکبیر البدن منگوائی تھی۔ انہوں نے اس کو استعمال کیا۔ اور ان کو اس سے بے حد فائدہ ہوا۔ میں آپ کو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں۔ ایک شیشی اور بذریعہ وی۔ پی جلد ارسال فرمائیں“

قیمت فی شیشی جس میں ایک ماہ کی خوراک ہے۔ پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) علاوہ محصولڈاک۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ

تحریر فرماتے ہیں:۔ کہ

”میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کے سرمے کے استعمال سے انکی آنکھوں کی کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ اب ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی ہے۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور محض رفاہ عام کیلئے ان الفاظ کو آپ تک پہونچاتا ہوں۔ اسے ضرور شایع کریں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں“

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

شربت فولاد

عورتوں کیلئے اعلیٰ قسم فولاد اور دیگر قیمتی ادویہ کا تجربہ کار ڈاکٹروں کے مشورہ سے کیمیائی طریق پر بنایا ہوا مفید مرکب ہے

شربت فولاد تندرست اور مضبوط بچہ پیدا کرتا ہے۔ ماں کا دودھ بڑھا کر بچہ کو غیر دودھ سے محفوظ رکھتا ہے۔

شربت فولاد۔ مرض اٹھرا سے نجات دلا کر مایوس ماں کی گود بھر دیتا ہے۔

شربت فولاد۔ ناطاقتی دور کر کے کمی و بیشی حیض کو درست کرتا ہے

شربت فولاد۔ ہسٹیریا کا تیر بہدف علاج تسلیم کیا گیا ہے۔

قیمت ایک شیشی ساٹھ خوراک تین روپیہ۔

محصول ڈاک ۸ آنہ

تیار کردہ

فیض عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)

قابل غور مشورہ

میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک عرصہ سے ہومیوپیتھک ڈاکٹری کی پریکٹس کر رہا ہوں۔ لہذا جس کسی احمدی بھائی کو کسی مرض یا علاج کے متعلق مشورہ کرنا ہو۔ تو جواب کے لئے صرف ایک آنہ کا ٹکٹ روانہ فرما کر مجھ سے مشورہ کر سکتے ہیں۔ دوائیں بھی بشرط طلب معہ مصالح ارزاں اور بہترین روانہ کی جاتی ہیں۔ ضرورت مند احباب مفت چارٹ طلب فرمائیں۔ اگر ڈاکٹر صاحبان فائدہ حاصل کرنا چاہیں۔ تو کلکتہ کے نرخ پر مجھ سے ہر قسم کی ادویات طلب کریں

بعض امراض کی مجرب ادویات ہر وقت تیار رہتی ہیں:۔ المشتہر۔ ڈاکٹر بشیر احمد۔ احمدی۔ ایم۔ ڈی۔ ایچ۔ ڈی۔ سی۔ ایچ۔ ایچ۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ تمغہ جات طلائی یافتہ طلاق محل۔ کانپور

ضرورت ہے رشتہ کی

ایک قابل نوجوان احمدی کی ایک سید خاندان کی احمدی خاتون کیلئے جو شریف۔ تعلیم یافتہ۔ سلیقہ شعار۔ اور عمر ۱۵ سال تندرست ہو لڑکا تعلیم یافتہ۔ سرکاری ملازم یا تجارت پیشہ ہو۔ سادات کی شرط ضروری نہیں۔ پتہ ذیل پر لکھیں۔ معرفت ایڈیٹر صاحب الفضل قادیان

نہایت اعلےٰ خوبصورت

اور پائیدار خاص ولایتی۔ فونٹین پن

نب قیمتی اور دیر پا چلنے والی۔ سیاہی خود بخود حاصل کرتا ہے دفتر۔ دوکان۔ گھر۔ اور بازار۔ ہر جگہ کام دینے والا۔ اس قیمت میں اس سے بہتر قلم آپ نہیں خرید سکتے۔ ناپسند ہونے پر واپسی کی شرط۔ قیمت معہ ایک شیشی سیاہی کے دو روپے چار آنے۔ محصول ڈاک معاف۔ کیک بنانیکے خوبصورت سانچے معہ پرچہ ترکیب معہ محصول ۴ آنہ فی درجن۔

شیخ عبد العزیز۔ محمد پور منٹگمری (پنجاب)

تقریر کرنے کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ دوسری جماعتوں کو بھی یہ انتظام کرنا چاہیئے۔

مفت اشاعت

سکندر آباد۔ محبوب نگر۔ نوشہرہ۔ پٹھان کوٹ۔ منٹگمری اور دہلی کی جماعتوں نے بعض زیر تبلیغ احباب کو سلسلہ کا لٹریچر ہدیتہً مطالعہ کے لئے دیا۔ دہلی کی جماعت نے ٹریکٹ بعنوان "ظہور امام علیہ السلام" کا آٹھواں نمبر شائع کر کے مفت تقسیم کیا۔

انفرادی تبلیغ

مذکورہ بالا ہر ایک جماعت انفرادی تبلیغ پر بھی زور دے رہی ہے۔ محمود پور اور سامانہ کے سکرٹری تبلیغ جماعت کے افراد کا رجسٹر مکمل کر رہے ہیں۔ جس سے ان کی غرض یہ ہے۔ کہ انفرادی تبلیغ کرنے میں جماعت کا کوئی فرد رہ نہ جائے۔ دوسری جماعتوں کو بھی اس طرف توجہ کرنا چاہیئے۔ ملتان اور شاہ مسکین کی جماعتوں کے متعلق ان کے تبلیغی سکرٹریوں کو سخت شکایت ہے۔ کہ انہوں نے تبلیغ میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ یہ شکایت رفع کر دی جائے گی۔

تبلیغی ہدایات و رپورٹ فارم

قریباً دو ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ میں نے تبلیغی سکرٹریوں سے بذریعہ اخبار الفضل وعدہ کیا تھا۔ کہ عنقریب تبلیغی ہدایات شائع کر دی جائیں گی۔ جن سے انہیں احباب سے کام لینے میں بہت مدد ملیگی۔ لیکن اس اعلان کے معاً بعد مجھے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ساتھ نظارت اعلےٰ کا کام بھی کرنا پڑا۔ اور میں اس قدر عدیم الفرصت ہو گیا۔ کہ ابتک مجھے اس کام کے لئے یکسوئی حاصل نہیں ہو سکی۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اس وقت تک تبلیغی ہدایات شائع نہیں ہو سکیں۔ البتہ تبلیغی سکرٹریوں کی ماہواری رپورٹ کے لئے میں نے ایک فارم تجویز کر دیا ہے۔ جو عنقریب چھپوا کر آخر ستمبر تک ان کی خدمت میں بھیجا جائیگا۔ آئندہ رپورٹیں اس فارم پر لکھی جائیں۔ اس فارم سے بھی تبلیغی سکرٹری صاحبان کو آسانی سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ ان سے کس رنگ میں کام لینا چاہتی ہے۔ اور خود انہیں کس طریق پر اپنی جماعت سے کام لینا چاہیئے۔ اگر یہ فارم آخر ستمبر تک کسی جماعت کو نہ ملیں۔ تو اس جماعت کے سکرٹری تبلیغ اطلاع دیں۔

غیر احمدی معززین کے پتے

جلسہ سالانہ سے ایک ماہ قبل سلسلہ عالیہ احمدیہ سے دلچسپی رکھنے والے غیر احمدی و غیر مبائع اصحاب کے نام ایک دعوتی چٹھی شمولیت جلسہ کے لئے ہمیشہ نظارت ہذا سے بھیجی جاتی ہے۔ اور اس سال بھی انشاء اللہ العزیز بھیجی جائے گی۔ تبلیغی سکرٹری صاحبان ایسے خواندہ اصحاب کے اسماء اور مکمل پتوں کی فہرست تیار کر کے ۳۱ اکتوبر تک روانہ کر دیں۔ نام اور پتے خوشخط لکھے جائیں۔ تا غلط اندراج کی وجہ سے چٹھی واپس نہ آئے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

مینجر کی ضروری اطلاع

میں نے دو تین مرتبہ اخبار الفضل میں اعلان کیا ہے۔ کہ الفضل کے جو وی۔پی ہوتے ہیں۔ یا مئی ۱۹۳۰ء تک آئندہ جو ہونگے۔ ان میں سے جن خریداروں کا حساب و کتاب پرانا چل رہا ہے۔ وہ یہ نوٹ کر لیں۔ کہ ان سے ان ضمیموں کی قیمت ۸ر بھی وصول کی جائے گی۔ جو ماہ اپریل و مئی ۱۹۳۰ء میں نکلتے رہے۔ جن کی وجہ سے اخبار ہفتہ میں چار بار بھیجا جاتا رہا۔ علاوہ ازیں الفضل چونکہ ماہ جون سے ہفتہ میں تین بار کر دیا گیا تھا۔ اس لئے یکم جون سے لیکر قیمت ختم ہونے کی تاریخ تک جو قیمت کی کمی بحساب ۳ر ماہوار ہے۔ وہ بھی وصول کی جائے گی۔ کیونکہ ایسے قدیمی خریداروں سے پہلے جو قیمت وصول ہوئی تھی۔ وہ بحساب آٹھ روپیہ سالانہ لی گئی تھی۔ حالانکہ جون سے بوجہ اخبار تین بار ہو جانے کے دس روپے سالانہ کے حساب سے وصول ہونی چاہیئے۔ پس یہ ۳ر ماہوار زائد بھی لیتے ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ آئندہ ششماہی کا وی پی جب کیا جاتا ہے۔ تو ۸ر ضمیمہ کے اور ۳ر ماہوار کے حساب سے کمی قیمت اس میں شامل کر لی جاتی ہے۔ اور بعض احباب کو تعجب ہوتا ہے۔ کہ قیمت تو دس روپیہ سالانہ ہے۔ اور یہ وی پی کیوں چھ روپے یا اس سے زیادہ کا آگیا۔

لہذا میں پھر ایک بار احباب کو حساب کی تفصیلات سے آگاہ کرتا ہوا ملتجی ہوں۔ کہ وی پی ضرور وصول کر لیا کریں۔ اور واپس کر کے اخبار کے فنڈ کو نقصان نہ پہنچائیں۔ (مینجر الفضل)

سلسلہ کی مالی حالت میں اصلاح کا طریق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں۔

"وصیت کرنے پر زور دیا جائے۔ اگر دو ہزار نئے موصی ہو جائیں .... تو اگلے سال چندہ خاص کی ضرورت نہیں آئے گی۔ پھر اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا۔ کہ وصیت کرنے والے زر وصیت کو بوجھ نہیں سمجھیں گے۔ وہ وصیت کر کے خدا کے انعام کے مستحق بنتے ہیں۔ اس لئے وہ شکایت نہیں کرینگے۔ پس اگر وصایا پر زور دیا جائے تو یہ احساس اور بلاوجہ احساس جو کچھ لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ ہم پر بہت بوجھ پڑ گیا ہے۔ دور ہو سکتا ہے۔ اسوقت قلیل حصہ جماعت کا ایسا ہے۔ جو وصیت کے معیار کے مطابق ماہوار چندہ دیتے ہیں۔ اور کثیر نہیں دیتے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس معیار کو ادنیٰ معیار قرار دیتے اور فرماتے ہیں۔ جو وصیت نہیں کرتا۔ ایسی ڈر ہے۔ کہ نفاق کی رگ ہو۔

اب اگر جماعت کا وہ حصہ جو وصیت کے مقرر کردہ ادنیٰ معیار یعنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ سے بھی کم چندہ دیتا۔ اور پھر شور مچاتا ہے۔ کہ بڑا بوجھ پڑ گیا۔ اسے غور کرنا چاہیئے کہ وہ نفاق کی رگ کو دور کرنے میں کس طرح کامیاب ہو سکیگا۔ اگر وصیت پر زور دیا جائے تو وہ لوگ جواب سمجھتے ہیں۔ کہ ان سے زور کیساتھ چندہ لیا گیا ہے۔ موجودہ شرح سے زیادہ چندہ دینگے۔ اور اپنی خوشی سے دینگے۔ کیونکہ وہ سمجھینگے کہ ہم وصیت میں دیتے ہیں۔ اسطرح انکے نقطۂ خیال میں تبدیلی ہو جائیگی۔ اور نقطۂ نگاہ کی تبدیلی سے بہت بڑا تغیر ہو جایا کرتا ہے۔ اسطرح کم از کم ایک لاکھ سے آمدنی زیادہ ہو سکتی ہے۔"

حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں اگر تمام انجمنیں وصیتوں کے بڑھانے کی طرف توجہ کریں۔ اور ۲ ہزار نئے موصی پیدا ہو جائیں تو سلسلہ کی مالی حالت نہایت اچھی ہو سکتی ہے۔ امید ہے۔ احباب اس میں تساہل سے کام نہیں لیں گے۔

جو اصحاب یا انجمنیں وصیت کی ترقی کیلئے کوشش فرماویں وہ دفتر ہذا میں اطلاع بھی دیدیں۔ تا حضرت کے حضور ان کی کار

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

تحریک حضرت اقدس اور جماعت احمدیہ کا ایثار اور اخلاص کے چند نمونے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ خاص اور جلسہ سالانہ" ۲۲ و ۲۳ اگست کو بھیجی گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک جماعت کو اس کے چندہ عام۔ چندہ خاص اور جلسہ سالانہ سے بھی اطلاع کی گئی ہے۔ کہ ہر ایک مد کا چندہ اس قدر ارسال فرمادیں۔ پس ہر ایک جماعت کو اس امر سے اطلاع ہو چکی ہے۔ کہ ماہ ستمبر اور ماہ اکتوبر میں اتنا اتنا چندہ عام۔ خاص۔ جلسہ سالانہ بھیجنا ہے۔

باوجود اس امر کے ضرورت ہے۔ کہ بعض جماعتوں اور افراد کو یہ بتایا جاوے۔ کہ اٹھارہ فی صدی چندہ میں چندہ عام ۶¼ فی صدی اور چندہ خاص ۴½ فی صدی اور چندہ خاص ۷¼ فی صدی ماہ ستمبر میں ارسال کرنا ہے۔ اور اسی قدر رقم اسی تفصیل سے ماہ اکتوبر میں ادا کرنا ہے۔ تب ان سے ماہ ستمبر اور ماہ اکتوبر کا چندہ عام۔ خاص اور جلسہ سالانہ پورا ادا ہو جاوے گا۔ اس وضاحت کی اسلئے ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ بعض احباب نے تحریک سے یہ سمجھا ہے کہ چندہ عام۔ خاص اور جلسہ سالانہ صرف ایک ماہ ۱۸ فی صدی کے حساب سے ادا کرنا ہے۔ اور اسی ایک ماہ کے چندہ کو دو ماہ یعنی ستمبر و اکتوبر میں دینا ہے۔ حالانکہ ۱۸ فی صدی ماہ ستمبر میں تفصیل بالا سے ادا کرنا ہے۔ اور ۱۸ فی صدی ہی ماہ اکتوبر میں ادا کرنا ہے

مجھے جماعتوں کے عہدہ داران اور کارکنان اور افراد سے یہ بھی کہنا ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ نے چندہ خاص کی شرح ۴½ فی صدی اس سال اس لئے کم رکھی ہے۔ کہ حضور کا منشاء مبارک اس تحریک سے یہ ہے۔ کہ چندہ عام کو باقاعدہ کیا جاوے۔ اور تمام احباب باشرح دیں۔ اگر تمام دوست چندہ عام باشرح اور باقاعدہ ادا کریں۔ تو نہ صرف چندہ خاص کی ضرورت رہتی ہے بلکہ چندہ جلسہ سالانہ کے اخراجات بھی اس چندہ عام کی باقاعدگی سے نکل آتے ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"چونکہ میرا منشا یہ ہے۔ کہ اس سال زیادہ تر چندہ عام کی وصولی کو مضبوط کیا جائے۔ اور چندہ خاص جس قدر ہو سکے کم وصول کیا جائے۔ اس لئے میں نے شوریٰ کی رقم سے بھی نصف چندہ خاص کا اس وقت اعلان کیا ہے۔ اور یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جماعت کے احباب سے ستمبر اور اکتوبر میں اٹھارہ اٹھارہ فی صدی چندہ وصول کیا جائے۔ لیکن اس میں چندہ ماہوار بھی شامل ہو۔ اور چندہ جلسہ سالانہ بھی شامل ہو۔"

یہ بات بھی مجھے احباب کے ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔ کہ ہر ایک جماعت اپنے اپنے احباب سے چندہ عام ۶¼ فیصدی اور چندہ خاص ۴½ فی صدی اور چندہ جلسہ سالانہ ۷¼ فی صدی ماہوار آمدنی کی شرح سے ماہ ستمبر میں وصول کریں۔ اور اسی شرح سے ماہ اکتوبر میں وصول کریں۔ اور ماہ ستمبر اور اکتوبر میں ہی یہ رقوم بیت المال میں بھیج دیں۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ نے اس چندہ کو کئی ماہ میں ادا کرنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ کے الفاظ مبارک یہ ہیں:۔

"یہ چندہ (چندہ عام۔ چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ) ہر ایک جماعت کو بلا استثناء ستمبر اور اکتوبر میں ادا کر دینا چاہئیے۔ اور یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ اس چندہ کو ان دونوں ماہ میں ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کو کئی ماہ میں پھیلانے کی اجازت نہیں ہو گی"

پھر فرماتے ہیں:۔

"یہ بات مجھے دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ کہ ستمبر اور اکتوبر کے اٹھارہ فی صدی چندہ میں ماہوار چندہ اور جلسہ سالانہ کا چندہ شامل ہے۔ ان دو ماہ کا چندہ الگ نہیں وصول کیا جاوے گا۔ اور نہ ہی اس کے بعد جلسہ سالانہ کا چندہ طلب کیا جاویگا"

اور فرماتے ہیں:۔

"میں نے پچھلے سالوں میں تجربہ کیا ہے۔ کہ باوجود سخت تاکید کے ہر ایک چندہ کا کچھ نہ کچھ بقایا رہ جاتا ہے۔ اور چھ چھ سات سات ماہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے ادا ہوتا ہے۔ اس سے دفتر کا کام الگ بڑھ جاتا ہے۔ اور کام کا ہرج الگ ہوتا ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ علاوہ معمولی کارکنوں کے سب جماعتیں خاص کارکن اس غرض سے مقرر کرینگی۔ کہ یہ چندہ پورا کا پورا ستمبر اور اکتوبر میں وصول کیا جاوے۔ اور کوئی بقایا نہ رہے"

ان ارشادات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس سال میں تحریک چندہ اٹھارہ فی صدی کو ماہ ستمبر کے اندر ہی پورا کرنا ہے اور ۳۰ ستمبر تک کل جماعتوں اور افراد نے اپنا اپنا چندہ عام جلسہ سالانہ اور چندہ خاص داخل کر دینا ہے۔ اور اسی طرح پھر اکتوبر میں ۳۱ اکتوبر تک اٹھارہ فی صدی چندہ داخل کر دینا ہے کیونکہ اسے تھوڑا تھوڑا کر کے کئی ماہ میں ادا کرنے کی اجازت ہی نہیں دی ہے۔

فہرست جماعت ہائے احمدیہ

اس کے بعد ذیل میں جن جماعتوں کی طرف سے چندہ عام خاص اور چندہ جلسہ سالانہ وصول ہو گیا ہے۔ اس کی مختصر کیفیت شائع کی جاتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ جماعتوں میں ایک روح چل رہی ہے۔ کہ وہ ان چندوں کے ادا کرنے میں ایک دوسرے سے مسابقت کر رہی ہیں۔ اور یہ عام طور پر جماعتوں نے حضور ایدہ اللہ کی اس تحریک پر شرح صدر سے لبیک کہا ہے۔ بلکہ مجھے کہنا چاہئیے کہ بعض احباب نے قرض لے کر اور اپنے اخراجات کو پس پشت ڈال کر ان چندوں کے ادا کرنے کی طرف توجہ کی ہے۔ میں ان جماعتوں کا اور افراد کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اپنے خلیفہ برحق کے حکم پر خوشی سے لبیک کہا ہے۔ اور دوسرے احباب اور جماعتوں سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اپنے چندہ عام، خاص اور جلسہ سالانہ کو باقاعدہ اور باشرح وصول کر کے ارسال فرمائینگے چنانچہ سب سے پہلی رقم اپنے چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ مبلغ -/۱۰۹ کی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے داخل فرمائی ہے۔ حضور کا چندہ عام تو ہمیشہ ماہوار الگ داخل ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا رقم ماہ ستمبر کا چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ ہے

منشی امیرالدین صاحب الہ آباد نے اپنا چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص ہر دو ماہ یعنی ماہ ستمبر اور اکتوبر کا یکمشت داخل فرمایا ہے۔ اسی طرح محبوب عالم صاحب دومیل نے اپنا چندہ خاص و جلسہ ماہ ستمبر و اکتوبر ارسال کیا ہے۔ ملک صاحب خاں صاحب نون نے اپنا چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ -/۳۴۰ روپیہ بشرح ۶۰.۵٪ داخل کیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

شیخ مسعود احمد صاحب ایم۔ اے نے -/۱۱۰ چندہ بھیجکر لکھا ہے۔ کہ ماہ ستمبر کا چندہ عام بشرح -/۲۰ اس سے قبل ارسال کر چکا ہوں۔ بقایا -/۱۱۰ ارسال خدمت ہیں۔ یہ رقم مطابق تحریک حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ ہے اسمیں ماہ اکتوبر کا چندہ عام بھی شامل ہے۔"

اب حلقہ وار فہرست معہ مختصر نوٹوں کے دی جاتی ہے اس فہرست میں چندہ عام کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ صرف چندہ خاص

اور چندہ جلسہ سالانہ کی رقوم کا ذکر ہے۔

جماعت قادیان

مرزا محمد اشرف صاحب چندہ جلسہ سالانہ علاوہ مولوی عطا محمد صاحب ستمبر کی پوری قسط چندہ خاص۔ جلسہ سالانہ ادا کی ہے۔ میاں قطب الدین صاحب قادیان نے چندہ خاص و جلسہ داخل کیا ہے ؞

لوکل جماعت قادیان نے چندہ خاص ۲۰۰ داخل کیا ہے۔ اور چندہ عام و حصہ آمد بقایا رہتا ہے۔ لیکن گذشتہ سہ ماہی کا چندہ عام چندہ حصہ آمد بھی قابل ادا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کا نام سہ ماہی بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں میں نہیں آیا۔ اگرچہ کارکنوں نے اپنا چندہ عام و حصہ آمد پورا کر دیا تھا۔

گورداس پور سے مرزا عبد الحق صاحب وکیل نے چندہ خاص کے ۱۰/- بھیجے ہیں۔ لیکن چندہ جلسہ سالانہ اب تک نہیں آیا ؞

جماعت ڈلہ نے جلسہ سالانہ کا ایک روپیہ داخل کیا ہے ؞

جماعت بھاگووال سے کچھ رقم وصول ہو چکی ہے۔ باقی کا انتظار ہے

حلقہ شیخوپورہ

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب نے اپنا چندہ خاص جلسہ سالانہ ماہ ستمبر ادا کیا ہے۔ جماعت ننکانہ صاحب سے کچھ روپیہ چندہ خاص کا آیا ہے ؞

لاہور

بابو فضل احمد صاحب سول لائن نے اپنا چندہ جلسہ سالانہ ماہ ستمبر پورا داخل فرمایا ہے۔ جماعت بھجہ سے چندہ خاص۔ جلسہ سالانہ کی رقم ماہ ستمبر پوری وصول ہو چکی ہے۔ جماعت مزنگ لاہور سے چندہ خاص۔ جلسہ سالانہ کے ۸ ؍ ۴ وصول ہیں۔ امید ہے۔ کہ باقی رقم بروقت پوری کرینگے ؞

منٹگمری

میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی منٹگمری نے ماہ ستمبر کا چندہ خاص جلسہ سالانہ باشرح داخل فرمایا ہے۔ جماعت منٹگمری کے چندہ کا انتظار ہے۔

سرگودھا

ملک گل محمد صاحب ریڈر خوشاب نے اپنا چندہ ستمبر کا پورا ارسال کیا ہے۔ جماعت خوشاب کا چندہ نہیں آیا ؞

ضلع پشاور

جماعت نوشہرہ سے کچھ رقم جلسہ کی ملی ہے۔ امید ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کا بقایا ماہ ستمبر میں پورا کر دینگے ؞ ایبٹ آباد سے معہ ۶/۳۷ کی رقم چندہ خاص و جلسہ سالانہ کی آ چکی ہے بقیہ رقم ماہ ستمبر کے آخیر تک پوری کر دینگے ؞

کوئٹہ

جماعت کوئٹہ کا چندہ نہیں آیا۔ لیکن ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ سول ڈسپنسری جمدار براہ جھٹ پٹ نے جون۔ جولائی۔ اگست کا چندہ عام اور ستمبر میں خاص۔ جلسہ سالانہ شرح سے کچھ زیادہ بھیجا ہے ؞

سجے پور

چندہ جلسہ سالانہ اس جماعت کے ذمہ ۵۰/- تھا۔ ۴۳/- انہوں نے ارسال کئے ہیں۔ اور ۶/- بابو عبد الغفور صاحب ساجر کے ذمہ صرف ماہ اکتوبر کے باقی ہیں ؞

کرنال چندہ جلسہ سالانہ ماہ ستمبر کا پورا وصول ہو چکا ہے ؞

عثمان آباد چندہ خاص جلسہ سالانہ وصول ہو گیا ہے ؞

سیالکوٹ

خاص سیالکوٹ سے چندہ خاص۔ جلسہ سالانہ کے ۴۳/- وصول ہو چکے ہیں۔ بقیہ رقم ان ہر دو مدات کی امید ہے۔ کہ ۳۰ ستمبر تک ماہ ستمبر کی پوری کر دینگے۔ ڈسکہ سے کچھ رقم آ چکی ہے۔ لیکن بڑی رقم قابل ادا ہے۔ سمبڑیال کے سیکرٹری مال ملک سراج الدین صاحب محاسب جھگڑیاں نے اب چندوں کی طرف توجہ کی ہے۔ عام کی چند رقوم انہوں نے ارسال کی ہیں۔ امید ہے۔ کہ آپ ماہ ستمبر میں چندہ عام کا گذشتہ بقایا اور ماہ ستمبر کا چندہ عام۔ خاص۔ جلسہ سالانہ۔ ۳۰ ستمبر تک پورا داخل کرینگے۔ اور اپنی کوشش کی ڈور کو ڈھیلا نہ ہونے دینگے۔ بلکہ پوری تندہی سے کام کریں گے۔ برنج ورکس سے جون۔ جولائی۔ اگست کا چندہ عام اور اگست کی تنخواہ سے ۱۸٪ سے چندہ آیا ہے۔ مگر ابھی بیت المال کے مطالبہ کی رقم پوری نہیں ہوئی ؞

چندوسی ضلع مراد آباد سے چندہ خاص۔ جلسہ سالانہ پورا ماہ ستمبر کا داخل ہو گیا ہے ؞

احمد پور سمہ سے چندہ خاص تو آیا ہے۔ مگر جلسہ سالانہ کا چندہ اب تک نہیں ملا ؞

نینی تال سے بابو احمد جان صاحب نے چندہ عام۔ خاص۔ جلسہ بشرح ۱۸٪ ارسال فرمایا ہے ؞

ضلع گجرات گھاریاں سے چندہ جلسہ کی رقم ۸ ؍ وصول ہے

ضلع گجرانوالہ

تلونڈی راہ والی سے منشی غلام حیدر صاحب انسپکٹر اشتمال اراضی نے اپنا چندہ خاص۔ جلسہ سالانہ باشرح بھیجا ہے ؞

بمبئی

جماعت بمبئی سے کچھ رقم چندہ خاص کی وصول ہے۔ مقررہ رقم کا انتظار ہے ؞

برما

جماعت مانڈلے کے گوہر مکرمی ڈاکٹر گوہر الدین صاحب نے چندہ خاص۔ جلسہ سالانہ کے للعہ ۱۲/۸ مشت ارسال فرمائے ہیں ؞

کٹک

جماعت کٹک کے طاہر الدین صاحب بی اے نے اپنا چندہ ماہ ستمبر باشرح بھیجا ہے ؞

پٹیالہ

جماعت سنور سے چندہ نہیں آیا۔ مگر اس جماعت کے ماسٹر محمد تقی صاحب نے اپنا چندہ ارسال فرمایا ہے ؞

ضلع لائل پور

جماعت چک جھمرہ نے نہ صرف چندہ خاص جلسہ سالانہ بشرح ۱۸٪ بھیجا ہے۔ بلکہ مئی جون کا بقایا بھی قابل ارسال ہے ؞

فہرست افراد

حلقہ وار جماعتوں کی فہرست چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ کی فہرست دینے کے بعد افراد کی فہرست بھی دی جاتی ہے۔ اس فہرست سے قبل میں یہ احباب سے التماس کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی رقوم ارسال کرتے وقت چندہ عام اور چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ کی رقوم کی تشریح فرمایا کریں۔ کہ کل رقم اس قدر بھیجی جا رہی ہے۔ اس میں چندہ عام اس قدر ہے۔ یا چندہ حصہ آمد معہ نام موصی و نمبر وصیت اس قدر ہے۔ اور چندہ خاص کا روپیہ اس قدر ہے۔ اور جلسہ سالانہ کا اس قدر۔ بعض نے کوپن پڑھے ہیں۔ اور بغور دیکھے ہیں۔ بعض افراد نے رقم ارسال کی ہے۔ لیکن چندہ عام یا حصہ آمد اور چندہ خاص چندہ جلسہ سالانہ کو الگ الگ نہیں بتایا۔ کہ اتنا اتنا ہے جس سے رقم کے غلط داخل ہونے کا احتمال ہے۔ حالانکہ میں نے چندہ خاص جلسہ سالانہ کے ساتھ ہی تاکیدی نوٹ شائع کیا تھا۔ اب پھر میں افراد سے التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی رقم کی کوپن پر پوری تشریح فرماویں۔ تاکہ ان کا روپیہ غلطی سے غلط داخل ہو کر قائم نہ رہے۔ بعض افراد یا جماعتیں صرف یہ لکھتی ہیں۔ کہ اتنی رقم ۱۸ فی صدی کے حساب سے ہے۔ حالانکہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس میں چندہ حصہ آمد ہو۔ اور ان کی اس تشریح نہ ہونے سے وہ چندہ عام میں داخل ہو جاوے۔ اور دفتر ان سے مطالبہ کرے۔ پس ہر ایک جماعت اور افراد سے تاکیدی التماس ہے۔ کہ کوپن پر الگ الگ مدات کا چندہ عام یا حصہ آمد معہ موصیوں کے نام و نمبر وصیت کے لکھا کریں۔ اور چندہ خاص چندہ جلسہ سالانہ کی رقوم الگ الگ بتایا کریں۔ تاکہ غلطی کا امکان نہ رہے۔"

ڈاکٹر عبد الکریم صاحب ستھرا نے چندہ حصہ آمد و چندہ خاص۔ جلسہ سالانہ شرح سے کچھ زیادہ ارسال فرمایا ہے۔ عبد الحمید صاحب کیمور نے اپنا چندہ اٹھارہ فی صدی شرح سے بھیجا ہے۔ بابو جلال الدین خاں صاحب حجیانی نے ایک ماہ کا چندہ پورا ارسال کیا ہے۔ مولوی احسان الحق صاحب مونگھیر نے اپنا چندہ خاص جلسہ سالانہ پورا بھیجا ہے۔ بابو حشمت اللہ صاحب کا کا چندہ عام۔ خاص۔ جلسہ سالانہ پورا وصول ہو گیا ہے۔ محمد رفیع صاحب سب انسپکٹر پولیس بیوان نے چندہ خاص جلسہ سالانہ۔ حصہ آمد ۱۰٪ کی شرح سے ارسال کیا ہے۔ بابو محمد حسین خاں صاحب سٹیشن ماسٹر جے ونتی نے باشرح چندہ ارسال فرمایا ہے سردار حسین صاحب اوورسیر اجمیر نے چندہ حصہ آمد اور چندہ خاص اور جلسہ سالانہ شرح سے کچھ زیادہ ارسال فرمایا ہے۔ بابو محمد شفیع صاحب قریشی دریا خان نے ستمبر کا چندہ اٹھارہ فیصدی کی شرح سے داخل فرمایا ہے۔ بابو فضل کریم صاحب سٹیشن ماسٹر لارنس پور نے اپنا چندہ باشرح ارسال فرمایا ہے۔ سید محمد حسین شاہ صاحب انسپکٹر اشتمال اراضی ضلع لدھیانہ نے چندہ خاص باشرح ارسال فرمایا ہے۔ اس قدر رقم آپ کو ماہ اکتوبر میں بھیجنا چاہیئے۔ بابو ننھے خاں صاحب سٹیشن ماسٹر سولن کا باشرح چندہ آیا ہے۔ ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب جہرولی نے باشرح چندہ ماہ ستمبر ارسال فرمایا ہے۔ ڈاکٹر علی گوہر صاحب نصیر آباد نے باشرح اپنا چندہ ارسال کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد رفیع خاں صاحب کاس گنج نے باقاعدہ اور باشرح چندہ ارسال فرمایا ہے۔ بابو خیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر امراوتی نے اپنی موجودہ تنخواہ کا باشرح ادا کی ہے حکیم محمد جمیل صاحب میانی وڈالہ نے چندہ خاص کی رقم ارسال کی ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ نہیں بھیجا۔ عنایت اللہ صاحب جھبہ سندھوال نے ۱۸٪ کی شرح سے چندہ داخل فرمایا ہے۔ عبد الحلیم صاحب کشتی نے اپنی جماعت کی رقم کے علاوہ ۸/- چندہ خاص بھیجا ہے۔ مگر چندہ جلسہ سالانہ کی رقم نہیں بھیجی ؞

مجھے اس جگہ یہ بات بھی لکھنا ہے۔
بعض احباب اور جماعتیں ایسی بھی ہیں
...صہ یا روپیہ تو ارسال کرتی ہیں۔ لیکن
...یل کوپن پر نہیں لکھتیں۔ ایسے دوستوں
...ضح ہو۔ کہ اس قسم کا روپیہ بے کار
...ہے۔ کسی کام نہیں آسکتا۔ کیونکہ اس
...ساتھ تفصیل نہیں ہوتی۔ بغیر تفصیل
...م کوئی روپیہ داخل نہیں کر سکتے۔
...ہر ایک جماعت اور افراد نوٹ کریں
...کوپن یا بیمہ میں ساتھ ہی تفصیل لکھ دیں
...چھلے ایام میں جماعت کریام سے
...روپے اور جماعت مالو کے بھگت
...اور جماعت خانیوال سے
...آئے ہیں۔ لیکن تفصیل نہ ہونے
...بیکار پڑے ہیں۔ اس طرح سے
...رقوم بھی ہیں۔ جن کے لئے دفتر سے
...گیا ہے۔ کہ اگر ان کی طرف سے ماہ
...کے آخر تک بلا تفصیل رقم کی تفصیل
...کی موصولہ رقم کو چندہ عام
...میں کر دیا جاویگا۔ تاکہ روپیہ بحث
...پر صرف ہو سکے بے کار نہ رہے
...جماعتوں سے پھر دوبارہ سہ
...تاکید کرتا ہوں۔ کہ ہر احباب افراد یا
...تم ارسال کرتے وقت کوپن یا
...تفصیل روپیہ کی ضرور لکھا کریں۔
...روپیہ داخل ہو کر نہ صرف مطالبہ
...بلکہ کام بھی آسکے۔ یاد رہے
...میں چندہ عام اور حصہ آمد کی
...نمبر سومی اور نام سومی کے بالتصریح
...اور بتایا جاوے کہ اس میں
...جلسہ سالانہ اس قدر ہے اور چندہ
...اس قدر۔ صرف کسی کا یہ لکھنا کہ یہ چندہ
...فیصدی ہے کافی نہیں ہے ؞
...میں جماعتوں اور افراد کا
...کرتے ہوئے دوسری جماعتوں
...سے التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ ماہ
...۳۰ تاریخ تک اپنا چندہ عام
...جلسہ بالشرح ارسال فرما دیں۔
...کی دعائیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے
...کا موجب بنیں۔ آمین ؞
...یاد رہے۔ کہ جس جماعت یا افراد
...سے چندہ خاص جلسہ سالانہ پورا آ
...۔ لیکن چندہ عام بالشرح نہ آ دیگا

نئے کارکنان برائے چندہ خاص و چندہ جلسہ سالانہ

آمدہ خطوط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حسب ذیل جماعتوں میں حسب ذیل نئے کارکنان مقرر ہوئے ہیں۔ جو خاص جدو جہد کر کے چندہ مذکورہ کی وصولی میں مصروف ہیں۔ اسی طرح ہر جماعت میں کارکن مقرر ہونے ضروری ہیں جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ نے تحریک میں ارشاد فرمایا ہے:۔

"میں امید کرتا ہوں۔ کہ علاوہ معمولی کارکنوں کے سب جماعتیں خاص کارکن اس غرض سے مقرر کرینگی۔ کہ یہ چندہ پورا کا پورا ستمبر اور اکتوبر میں وصول ہو جائے"

مجھے یقین ہے۔ کہ کارکن کام کر رہے ہونگے۔ لیکن جن کی اطلاع دفتر ہذا کو ہوئی ہے۔ ان کے نام شائع کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی سعی مشکور فرمائے۔ آمین ؞

کوہ مری:۔ بابو سلیم اللہ صاحب۔ بابو محمد سعید صاحب بابو محمد شریف صاحب۔

چک ۳۵ جنوبی:۔ مولا بخش صاحب نمبردار۔ چوہدری ہدایت اللہ صاحب۔ مولوی نظام الدین صاحب۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ؞

قادیان:۔ قاضی عبدالرحیم صاحب۔ مولوی فضل الٰہی صاحب شیخ محمد عبداللہ صاحب۔ شیخ نورالدین صاحب۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب۔ میاں عبداللہ صاحب جلد ساز۔ حکیم فضل الرحمٰن صاحب۔ چوہدری غلام محمد صاحب کیمل پوری۔ ماسٹر محمد طفیل صاحب۔ صوفی غلام محمد صاحب۔ بابو محمد حمید الدین صاحب۔ بابو محمد ایوب صاحب۔ بھائی عبدالرحیم صاحب۔ مولوی عبدالعزیز صاحب۔ حکیم محمد عمر خانصاحب مولوی خیر الدین صاحب۔ مولوی سکندر علی صاحب مستری گوہر الدین صاحب۔ مستری محمد عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکیدار سکرٹری صاحب لجنہ اماء اللہ ؞

انبالہ چھاؤنی توپخانہ ۱۴:۔ صوبیدار نظام الدین صاحب

سارچور:۔ پیر احمد خانصاحب۔ شیخ نورالدین صاحب۔ سردار خاں صاحب۔ مولا داد صاحب۔ مہر الدین صاحب۔

ایبٹ آباد:۔ احمد اللہ خانصاحب۔ بابو عبدالغفور صاحب ؞

لنیاڈور:۔ مولوی عبدالرؤف صاحب۔ شمس الدین خانصاحب

لدھیانہ:۔ محمد شفیع صاحب پٹواری ؞

مگھیانہ:۔ محمد عالم صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر۔ میاں ناصر علی صاحب بی اے۔ حکیم عبدالکریم صاحب ؞

شاہ مسکین:۔ ولایت شاہ صاحب ؞

بڈھا انجھا:۔ شیخ مولا بخش صاحب۔ محمد بخش صاحب شیخ اسمٰعیل صاحب۔ ضیاء الدین صاحب۔ شمس الدین صاحب۔ مہدی شاہ صاحب۔

دہلی:۔ مولوی اکبر علی صاحب انسپکٹر آف وکھا۔ مولوی عبدالمجید صاحب بی۔ اے مولوی فاضل ؞

ویرہ آباد:۔ چوہدری دین محمد صاحب۔ ماسٹر فضل الٰہی صاحب ؞

اٹاوہ:۔ مستری کریم بخش صاحب ؞

دھیر کے کلاں:۔ خوشی محمد صاحب ولد پیر بخش صاحب۔ خوشی محمد صاحب ولد حیات صاحب۔ محمد حسین صاحب ؞

ٹھانکوٹ:۔ شیخ نور اللہ صاحب۔ چوہدری غلام نبی صاحب۔ میاں عبدالرحیم صاحب ؞

گورداسپور:۔ مولوی چراغ الدین صاحب۔ مرزا عبدالحق صاحب وکیل ؞

جڑانوالہ:۔ محمد شفیع صاحب وٹرنری سرجن ؞

نارووال:۔ عبداللہ صاحب سیکرٹری ؞

گوجرہ:۔ عبدالعزیز صاحب ؞

بنگہ:۔ چوہدری طفیل محمد صاحب۔ منشی قدرت اللہ صاحب میاں عمرالدین صاحب۔ فضل الدین صاحب۔ میاں سندھی شاہ صاحب ؞

بھدرک:۔ شمس الدین صاحب۔ کفایت اللہ صاحب ؞

جہمٹ:۔ محمد اسمٰعیل صاحب۔ عبداللہ صاحب ؞

جگراؤں:۔ فوجدار خانصاحب ؞

ڈسکہ:۔ غلام نبی صاحب۔ میاں عبداللہ صاحب جنبڈو سا ہی محمد الدین صاحب۔ محمد اسمٰعیل صاحب ؞

گجرات:۔ ملک برکت علی صاحب۔ مرزا اکرم بیگ صاحب منشی عبدالعزیز صاحب۔ سراج الدین صاحب ؞

شاہجہانپور:۔ سردار خاں صاحب۔ منشی احتیاج علی صاحب۔ حاجی محمد نذیر صاحب۔ محمد امین خانصاحب۔ محمد میاں صاحب ؞

کھیمہ:۔ میاں محمد شفیع صاحب۔ میاں برکت صاحب چوہدری محمد حسین صاحب۔ مولوی عبدالحکیم صاحب۔ میاں محمد نذیر صاحب ؞

جے پور:۔ ڈاکٹر محمد لطیف صاحب ؞

حیدر آباد دکن:۔ مولوی حافظ عبدالعلی صاحب۔ مولوی فضل حق خانصاحب۔ مولوی سید بشارت احمد صاحب۔ مولوی عبدالوحید صاحب۔ عبدالقادر صاحب صدیقی۔ مولوی مومن [illegible] صاحب ؞

پنڈی بہاؤالدین:۔ مولوی میاں خانصاحب ہیڈ ماسٹر

لنڈی کوتل:۔ مرزا یوسف علی صاحب۔ منشی عبدالوہاب صاحب۔ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب۔ مسیح الدین احمد صاحب

نوشہرہ چھاؤنی:۔ بابو محمد شفیع صاحب۔ شیخ احمد اللہ صاحب۔ خان محمد الطاف صاحب ؞

محلانوالہ:۔

چک ۵۵۹:۔ چوہدری دین محمد صاحب۔ مستری شہاب الدین صاحب۔ مستری عمرالدین صاحب۔ چوہدری لال دین صاحب چوہدری امان اللہ صاحب۔ چوہدری موسیٰ خانصاحب۔

امین آباد:۔

دانا زید کا:۔ اللہ دتا صاحب۔ مولوی اکبر علی صاحب۔ پیر محمد صاحب ؞

بدوملہی:۔

چیندر کے منگولہ:۔ میاں سیف اللہ صاحب۔ فیض احمد صاحب۔ حاجی اللہ بخش صاحب۔ چوہدری غلام احمد صاحب چوہدری کریم بخش صاحب ؞

کٹھالیاں:۔ منشی محمد علی صاحب۔ سید نذیر حسین صاحب جیون خانصاحب۔ شیخ غلام رسول صاحب۔ چوہدری محمد منیر صاحب۔ چوہدری ہدایت اللہ صاحب ؞

محصلوں کو ہدایات دی گئی تھیں۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں ایک دورہ کریں۔ جس میں چندہ خاص و جلسہ سالانہ کے ایسے کارکن ہر ایک جماعت میں مقرر کرادیں۔ جو پہلے چندہ عام وغیرہ وصول کرنیوالوں سے ماسوائے ہوں۔ جیسا کہ حضرت اقدس کا ارشاد تھا۔ اس تسلسل میں بیت المال کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ محصل بھی خود دورہ کر کے کارکن مقرر کرادیں۔ چنانچہ محصلوں نے اپنے حلقوں میں اس کی نسبت دورہ کیا ہے۔ بعض کی رپورٹیں ملی بھی ہیں۔ جن کا خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں بعض جماعتوں کے افراد کی رپورٹیں بھی ہیں۔ ان کا خلاصہ دیا جا رہا ہے۔

مجھے پھر اس اعلان میں بھی تاکید کرنا ہے۔ کہ احباب وصولی کریں۔ ماہ ستمبر کا چندہ ہر ایک احمدی سے اٹھارہ فیصدی کی شرح سے وصول کریں۔ کیونکہ اس سال کی تحریک بھی اٹھارہ فیصدی کی ہے۔ فرق یہ ہے۔ کہ اس میں چندہ عام ۶¼ فیصدی۔ چندہ جلسہ سالانہ بشرح ۱½ فیصدی شامل ہے۔ اور پھر ماہ اکتوبر میں بھی اسی شرح اور اسی تفصیل سے وصول کر کے ارسال کرنا ہے۔ روپیہ ارسال کرتے وقت چندہ عام اور چندہ حصہ آمد کی رقم معہ نام و رقم موصیاں کے لکھے جاویں۔ اور چندہ جلسہ سالانہ و چندہ خاص کی رقم بھی الگ الگ دکھائی جاوے۔ مجھے آج بھی دو تعلیمیافتہ جماعتوں سے چندہ خاص کی اطلاع ملی ہے لیکن انہیں یہ نہیں بتایا گیا ہے۔ کہ چندہ عام کس قدر ہے اور چندہ خاص کتنا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کی کیا رقم ہے۔ ان میں سے ایک جماعت نے لکھا ہے معہ [illegible] چندہ خاص ہے۔ حالانکہ ان کا چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ بھی الگ الگ رقم بتانی تھی۔ اور دوسری جماعت نے یہ لکھا ہے کہ ۴۹۱/۸/- کی رقم بشرح ۱۸% ارسال ہے۔ حالانکہ رقم میں چندہ عام۔ خاص۔ اور جلسہ سالانہ کی رقوم کو الگ الگ بتانا تھا۔ پس میں پھر تاکید کرتا ہوں۔ کہ جماعتیں بالتصریح کوپن پر یا بیمہ میں تفصیل لکھکر بھیجا کریں۔ تاکہ ان کی تفصیل کے مطابق ہی رقوم داخل ہو کر [illegible] حساب میں مجرا ہوں۔ یہ لکھنا کہ ۱۸% کی شرح سے چندہ ارسال ہے کافی نہیں ہے۔ بلکہ چندہ عام

بی۔ اے تک کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنیکا آسان طریقہ

پنجاب یونیورسٹی کے مندرجہ ذیل امتحانات اردو میں کسی ایک کی گھر بیٹھے پرائیویٹ تیاری کرکے وقت مقررہ پر لاہور۔ امرتسر وغیرہ سنٹر میں آکر امتحان دیجئے۔ اور پھر میٹرک سے لیکر بی۔ اے تک کے امتحانات صرف انگریزی میں علی الترتیب پاس کیجئے۔ انگریزی میں بی۔ اے کی سند مل جائیگی۔ اور کتب نصاب امتحانات عمدہ اور ارزاں مندرجہ ذیل پتہ سے خریدیں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ:- یہ امتحانات ہر سال بالعموم ماہ مئی میں ہوتے ہیں۔

گریجوایٹ بننے کا آسان طریقہ

گھر بیٹھے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان منشی فاضل یا مولوی فاضل کی تیاری کرکے وقت مقررہ پر لاہور امرتسر وغیرہ سنٹر میں آکر امتحان دیجئے۔ اور پھر میٹرک سے لیکر بی۔ اے تک کے امتحانات صرف انگریزی میں علی الترتیب پاس کیجئے۔ بی۔ اے کی ڈگری مل جائے گی جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ بی۔ اے ہونے کے بعد آپ ایم۔ اے وغیرہ کے امتحانات بھی دے سکتے ہیں۔ حالانکہ سند کی صورت میں آپ بی۔ اے کے بعد اور کسی امتحان انگلش میں نہیں بیٹھ سکتے۔ اور کتب نصاب عمدہ اور ارزاں مندرجہ ذیل پتہ سے خریدیں۔

پروفیشنسی ان اردو ۱۹۳۱ء

(۱) مصباح القواعد (حصہ صرف)
(۲) بحر العروض معہ نقشہ تقطیعات ۵ر
تذکرۃ البلاغت
(۳) پنج گنج حالی یعنی چہار گلزار حالی ۳ر
گلدستہ محسن کاکوروی ۴ر
(۴) ابن الوقت
نیرنگ خیال ہر دو حصہ
اردوئے معلی غالب معہ شرح مجلد
(۵) موازنہ انیس و دبیر از شبلی
مقدمہ دیوان حالی
(۶) جواب مضمون (اردو میں)

کتب امدادی

اشراق الفوائد خلاصہ مصباح القواعد
خلاصہ تذکرۃ البلاغت (زیر طبع)
خلاصہ موازنہ انیس و دبیر ۸ر
خلاصہ مقدمہ دیوان حالی ۴ر
پرچہ جات پروفیشنسی ان اردو ۱۹۲۸ء تا ۱۹۳۱ء ۳ر

ہائی پروفیشنسی ان اردو ۱۹۳۱ء

(۱) مصباح القواعد (حصہ نحو)
(۲) آب حیات آزاد
(۳) نظم آزاد ۸ر
مسدس حالی معہ فرہنگ و حالات ۶ر
انتخاب مخزن حصہ اول (نظم)
مجموعہ قصائد ذوق معہ فرہنگ ۸ر
(۴) عود ہندی غالب ۸ر
یادگار غالب (فارسی حصہ خارج)
(۵) دربار اکبری (تتمہ خارج)
(۶) جواب مضمون اردو میں

کتب امدادی

اشراق الفوائد خلاصہ مصباح القواعد ۸ر
خلاصہ آب حیات از بیدار متنی کامل ۸ر
نور البیان بہترین شرح قصائد ذوق
خلاصہ دربار اکبری
فرہنگ عود ہندی (زیر طبع)
پرچہ جات ادیب عالم و فاضل ۱۹۲۷ء تا ۱۹۳۱ء ۱۰ر

آنرز ان اردو ۱۹۳۱ء

(۱) روح الاجتماع
الفاروق
حیات سعدی از حالی ۱۲ر
(۲) چہار درویش ۴ر
خیالستان سجاد حیدر
سیپارہ دل حسن نظامی
مضامین شرر جلد دوم حصہ اول
رویائے صادقہ
(۳) دیوان میر درد معہ حالات ۴ر
دیوان حالی معہ مقدمہ شعر و شاعری
دیوان غالب اردو معہ حالات و فرہنگ ۵ر
مجموعہ قصائد ذوق معہ فرہنگ ۸ر
(۴) گل رعنا از مولوی عبد الحی ندوی
آب حیات آزاد
انتخاب ناٹک ساگر از ایم محمد عمر
(۵) بحر الفصاحت نجم الغنی
رسالہ تذکیر و تانیث از جلال لکھنوی اعلیٰ قسم ۵ر
(۶) جواب مضمون اردو میں

کتب امدادی

خلاصہ روح الاجتماع از جناب ظفر رامپوری ۱۰ر
المفروق بہترین خلاصہ الفاروق ۸ر
بہترین خلاصہ حیات سعدی ۲ر
خلاصہ مقدمہ شعر و شاعری از ادیب رامپوری ۴ر
نکات غالب بہترین شرح دیوان غالب از فیروز طغرائی
دیوان غالب معہ شرح حسرت موہانی
نور البیان بہترین شرح قصائد ذوق
نرگس شہلا خلاصہ گل رعنا ۱۲ر
خلاصہ آب حیات از بیدار ۸ر
ریاض البلاغت بہترین خلاصہ بحر الفصاحت از مولانا عبد الحمید خان پنجل عربی فارسی اردو

مجموعہ مضامین اردو جواب مضمون کے لئے بہترین کتاب (زیر طبع)
پرچہ جات ادیب عالم و فاضل ۱۹۲۸ء تا ۱۹۳۱ء ۱۰ر

منشی فاضل ۱۹۳۱ء

(۱) دبیر عجم
بی۔ اے کورس (حصہ نثر)
میخانہ عبد النبی (حصہ تذکرۃ الشعرا)
(۲) چہار مقالہ نظامی عروضی معہ مقدمہ و حالات مصنف بمطابق گب میموریل ایڈیشن اعلیٰ قسم ۱۰ر
ابو الفضل دفتر اول و سوم ۱۲ر
حاجی بابا اصفہانی
مقامات حمیدی مقامہ ۷ و ۸ خارج ۱۲ر
مرد خسیس معہ مقدمہ و ترجمہ اردو ۱۲ر
انتخاب کلیات قاآنی
غزلیات نظیری معہ حالات
میخانہ عبد النبی (حصہ ساقی نامہ) مرتبہ اول
رباعیات ابو سعید ابو الخیر معہ حالات ترجمہ و شرح اردو
(۴) تاریخ وصاف انتخاب یونیورسٹی
ہمایوں نامہ معہ ترجمہ و مقدمہ اردو ۱۲ر
نوٹ: اس پرچہ کے سوالات عبارتی و تاریخی دونوں ہونگے۔
(۵) اخلاق جلالی ولبحث نفس خارج محشی اعلیٰ نولکشوری
گلشن راز
گلشن راز جدید از زبور عجم مصنفہ علامہ سر اقبال
کشف المحجوب زنا اختتام احوال صوفیائے کرام

(۶) ترجمہ و جواب مضمون فارسی

اختیاری مضمون

(۱) روح الاجتماع
الفاروق شبلی
خیالستان سجاد حیدر
رویائے صادقہ
(۲) دیوان حالی معہ مقدمہ شعر و شاعری
دیوان غالب معہ حالات
مجموعہ قصائد ذوق معہ فرہنگ ۸ر

کتب امدادی

حدیقۃ ارم جس میں کسی ترجمہ و شرح کی ضرورت نہیں رہتی ۱۲ر
اردو ترجمہ بی۔ اے کورس عربی حصہ نثر از پروفیسر عبد العزیز صاحب میمن
پیمانہ بہترین خلاصہ میخانہ از گلشن شادانی ۱۲ر
اردو ترجمہ ابو الفضل دفتر اول و سوم معہ فرہنگ از پروفیسر تسلیم لودھی
اردو ترجمہ چہار مقالہ از مولانا محمد الحسن مولوی فاضل و منشی فاضل
فرہنگ حاجی بابا اصفہانی از پروفیسر شادان بلگرامی
اردو ترجمہ انتخاب کلیات قاآنی از حکیم میرزا الدین فیروز طغرائی (زیر طبع)
اردو خلاصہ ہمایوں نامہ از جعفری کاشمیری منشی فاضل
اردو ترجمہ تاریخ وصاف
جواہر اخلاق بہترین خلاصہ اخلاق جلالی از ساحل بلگرامی ۱۲ر
معیار شرافت یعنی اخلاق جلالی بطور سوال و جواب ترتیب تمام سابقہ امتحانات کے سوالات معہ جوابات
اردو ترجمہ کشف المحجوب

مفتاح الحقیقت خلاصہ کشف المحجوب معہ حالات ۱۰ر
گلشن راز معہ ترجمہ و شرح اردو
در مکنون در جواب مضمون از پروفیسر رشید احمد صاحب
قرۃ العین در ترجمتین از پروفیسر رشید احمد ۱۰ر
پرچہ جات منشی فاضل ۱۹۲۶ء تا ۱۹۳۱ء

مولوی فاضل ۱۹۳۱ء

(۱) تفسیر بیضاوی سورۃ آل عمران محشی اردو از مولانا ظفر رشید صاحب فاضل دیوبند و مولوی فاضل
(۲) موطا امام مالک محشی مطبوعہ دہلی
شرح نخبۃ الفکر ۱۲ر
جلالین اخیرین (ربع)
شرح اللمعۃ بقدر نصاب
(۳) دیوان حماسہ (باب ۱۹۱ تا ۵۰۰ خارج) محشی از مولانا اعزاز علی صاحب
دیوان متنبی محشی
محیط الدائرہ (معہ ترجمہ اردو)
(۴) مقامات حریری (پہلے ۲۵ مقامات)
کامل المبرد جلد اول داخل نصاب محشی معہ حل لغات تفصیل واقعات متعلقہ با محاورہ اردو ترجمہ جملہ اشعار و عبارات وغیرہ از مولانا نور الحق پروفیسر اورینٹل کالج
اسرار البلاغت (ربع)
مطول (تا بحث ماقلت)
(۵) اسم العلوم
فتوح البلدان بلاذری
اشارات محشی از مولانا نجم الدین صاحب
(۶) رسالہ حمیدیہ
شمس البازغہ (تا بحث حرکت)
تصریح شرح تشریح

صحیح بخاری کامل مجتبائی
جامع ترمذی شریف مجتبائی
(۷) جواب مضمون عربی میں

اختیاری مضمون اردو

وہی کتب ہیں جو منشی فاضل کے لئے ہیں۔

کتب امدادی

اردو خلاصہ شرح نخبۃ الفکر از مولانا حاجی فضل کریم صاحب فاضل پنجاب و رامپور ۶ر
تسہیل الدرر آسان شرح اردو دیوان حماسہ از مولانا ذو الفقار علی صاحب
تسہیل البیان شرح دیوان متنبی از مولانا ذو الفقار علی صاحب
مرکز الدائرہ اردو خلاصہ محیط الدائرہ ۲ر
مقامات حریری معہ ترجمہ فارسی
اردو خلاصہ مطول از مولانا حاجی فضل کریم فاضل پنجاب (زیر طبع)
اردو حل سلم العلوم از مولانا حاجی فضل کریم صاحب فاضل پنجاب (زیر طبع)
البشارات اردو حل اشارات از مولانا محمد صاحب فاضل دیوبند و پنجاب
البدور للطالعہ اردو حل شمس البازغہ از مولانا محمد صاحب فاضل دیوبند و پنجاب ۶ر
اکمل التوضیح اردو حل تصریح شرح تشریح از مولانا حافظ عبد العزیز و مولوی خلیل الرشید صاحب فاضلان پنجاب و دیوبند
پرچہ جات امتحان مولوی عالم و مولوی فاضل ۱۹۲۵ء تا ۱۹۳۱ء ۸ر

نوٹ:- یہ امتحانات ہر سال بالعموم ماہ مئی میں ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں کتب نصاب امتحانات مولوی، مولوی عالم، منشی، منشی عالم بھی مع کتب امدادی عمدہ و ارزاں ملتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:- شیخ جان محمد اللہ بخش تاجران کتب علوم مشرقی کشمیری بازار لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

——— اخبار پرتاپ اور اسکے پریس سے پریس آرڈی نینس کے ماتحت ۲½ - ۲½ ہزار روپیہ کی ضمانتیں لی گئی تھیں۔ جو ۱۹ ستمبر کو حکومت نے ضبط کرلیں۔ ضبطی کی وجہ دو خبروں کی اشاعت "لاہور کے لنڈا اور نولکھا بازاروں کے شراب خانوں پر پکٹنگ" اور "لاہور میں بھی پولیس کی لٹھ بازی شروع ہوگئی" ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مالکان ہائیکورٹ میں اپیل کرینگے۔ ضبطی کے بعد دس روز تک اخبار سابقہ ڈکلریشن پر جاری رہ سکتا ہے۔ سزا بہت سخت ہے۔

——— دہلی سے ۱۹ ستمبر کی ایک خبر ہے۔ کہ مسٹر آصف علی ڈکٹیٹر کانگریس کمیٹی کی گرفتاری کے بعد مولوی احمد سعید صاحب ناظم نام نہاد جمعیۃ العلماء ہند ڈکٹیٹر مقرر ہوئے ہیں۔ جمعیۃ العلما کہلانے والی جماعت کے مشاغل قابل دید ہیں۔

——— کلکتہ سے ۱۸ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ دینیش چندر موزمدار سٹوڈنٹ لا کالج کو پولیس کمشنر پر حملہ کرنے کے الزام میں حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا ہوئی ؛

——— ملکاپور۔ (برار) سے ۱۷ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ چند روز ہوئے وہاں یکایک ۵ فٹ پانی چڑھ آیا۔ تقریباً نصف ملکاپور پانی میں بہ گیا۔ کئی جانیں ضایع ہوئیں۔ اور پچاس لاکھ روپیہ کی جائداد تباہ ہوگئی ؛

——— کینیڈا کی حکومت نے دو کروڑ ڈالر بیکاروں کی امداد کے لئے الگ کرلئے ہیں۔ ایسی ہی باتیں ہندوستانیوں کے دلوں میں ملکی حکومت کا اشتیاق پیدا کرتی ہیں۔

——— کلکتہ میں ایک بم کیس کے سلسلہ میں ۱۶ ستمبر کو تین اور ۱۷ ستمبر کو ایک لڑکی گرفتار کی گئی۔

——— سکندر آباد سے ۱۷ ستمبر کو سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حیدر آباد میں طاعون کی وبا پھیل رہی ہے۔

——— دانٹا سے ۱۷ ستمبر کی ایک خبر ہے۔ کہ چوروں نے اس شہزادہ اور اس کی بیوی کی قبر میں جس کا قتل جنگ عظیم کا باعث ہوا تھا۔ اس لئے نقب لگائی۔ کہ اس کے اندر مدفون قیمتی اشیاء اڑا لیں۔ وہ قبر میں تو داخل ہوگئے۔ لیکن تابوت کو نہ توڑ سکے۔

——— قاہرہ کی ایک خبر ہے۔ کہ عراق میں ان دنوں قیامت کی گرمی پڑ رہی ہے۔ دریاؤں اور سمندوں میں مچھلیاں مردہ پائی گئیں۔ صرف ایک ہفتہ میں دوسو سے زائد بچے گرمی سے مر گئے

——— معلوم ہوا ہے۔ کہ بنگال میں سن کی قیمت میں بے حد کمی ہو جانے سے بہت تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ جرنل جیوٹ ایسوسی ایشن نے فنانس ممبر کو بذریعہ تار اس صورت سے آگاہ کر دیا ہے۔ ہندوستان کے لئے یہ ایام ہر لحاظ سے تباہی خیز ہیں ؛

——— دیوان چمن لال کو پنجاب کے ہندوؤں کے نمائندہ کے طور پر گول میز کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ میری شمولیت فضول ہے۔ اور گفتگوئے صلح کی ناکامی کے بعد اب کانفرنس کی کامیابی کی توقع بہت کم ہے ؛

——— پنجاب کے جیلوں کی رپورٹ بابت سال گذشتہ سے معلوم ہوا ہے کہ منٹگمری سنٹرل جیل سے دس قیدی پچھتر فٹ لمبی سُرنگ کے ذریعے بھاگ گئے۔ اسی طرح لاہور جیل سے چار قیدی ایک آہنی سلاخ کے ذریعہ دیوار پھاند کر بھاگ گئے ؛

——— پنجاب کے ہندو گول میز کانفرنس میں اپنی نمائندگی کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ اور مزید نشستوں کا مطالبہ کر رہے ہیں عجیب بات ہے۔ کہ ایک طرف تو کانفرنس کو بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی نمائندگی کا بھی مطالبہ اسی شدت سے جاری ہے ؛

——— لندن سے ایک ممبر پارلیمنٹ نے گاندھی جی کو لکھا تھا۔ کہ آپ سمجھوتہ کے لئے کوئی ایسی شرط پیش نہ کریں جس سے اس میں مشکلات پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ آپ نے جواب میں اسے لکھا ہے۔ کہ میں صلح کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دونگا۔ لیکن سختی اور حیلہ سازی کی حکمت عملی کی موجودگی میں مجھے صلح کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے ؛

——— کلکتہ کے ایک شخص مسٹر پربھس کمار گھوش نے ایک تالاب میں ۷۶ گھنٹے ۱۰ منٹ تیر کر دنیا میں ایک مثال قائم کر دی ہے۔ کلکتہ کارپوریشن کی طرف سے اسے سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ اور طلائی گھڑی انعام میں دی گئی ؛

——— بمبئی سے ۱۸ ستمبر کی ایک خبر ہے۔ کہ مسٹر جوزف بپ تسٹا جو لیبر لیڈر، تحریک ٹریڈ یونین کے روح رواں اور مسٹر تلک آنجہانی کے رفیق کار تھے۔ حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے ؛

——— بمبئی میں ۱۸ ستمبر کو پولنگ سٹیشن پر عورتوں نے زبردست پکٹنگ کیا۔ پولیس نے کئی بار لاٹھ چلائے۔ ۲۸۰ خواتین اور ایک درجن کے قریب مرد گرفتار کرلئے گئے۔ ستر آدمیوں کے زخم آئے۔ اور ایک سو کو معمولی چوٹیں آئیں ؛

——— امرتسر میں ۱۸ ستمبر کی رات کو پولیس نے پھر جلیانوالہ باغ پر حملہ کر کے تمام جھونپڑیاں وغیرہ توڑ دیں۔ اور سب سامان وغیرہ اٹھا کر لے گئی ؛

——— حیدر آباد (سندھ) میں ۱۶ ستمبر کو رعد و برق اور باد صرصر کا مہیب طوفان آیا۔ سینکڑوں درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ سڑکیں رک گئیں۔ ایک ریلوے سٹیشن کی آہنی چھت روئی کے گالوں کی طرح اڑ گئی ؛

——— پنڈت کرشن کانت مالویہ کی ادارت میں شایع ہونے والے اخبار "ابھیودیا" نے لکھا ہے۔ کہ پنڈت جواہرلال نہرو ۲۰ یا ۲۱ ستمبر کو رہا ہوں گے۔ لیکن پھر اسی وقت گرفتار کرلئے جائیں گے۔

——— لندن میں ۱۸ ستمبر کو ایک انجنیئر کو پانچ سال قید باشقت کی سزا دی گئی۔ جس نے مختلف اشخاص اور فرموں کا فرضی نمائندہ بن کر لوگوں سے ایک لاکھ پونڈ وصول کر لیا تھا

——— لندن کی ایک خبر ہے۔ کہ دنیا کے بازاروں پر قبضہ کرنے کی غرض سے جاپان اور لنکا شائر کے تاجر باہمی اتحاد پیدا کرنا چاہتے ہیں ؛

——— شملہ سے ۱۹ ستمبر کی ایک اطلاع ہے۔ کہ ۹ فروری سے ۱۴ فروری ۱۹۳۱ء تک نئی دہلی کی رسم افتتاح کے موقعہ پر یادگار جنگ کی نقاب کشائی ہوگی۔ اور قلعہ میں ایک عام اجتماع ہوگا۔ ان تقاریب کے لئے اوسط درجہ کا بجٹ منظور ہوا ہے۔ کوئی زیادہ عظیم الشان افتتاح نہیں ہوگا۔

——— پونہ کی خبر ہے۔ کہ گجرات اور خاندیش کے علاقوں میں دریائے تاپتی میں طغیانی کی وجہ سے خوفناک طوفان آیا۔ جس سے فصلیں، مکانات۔ اور بہت سی جانیں ضایع ہوگئیں ؛

——— قریباً چھ ماہ سے اخبار سیاست کا داخلہ ریاست حیدر آباد میں بند تھا۔ اب نظام گورنمنٹ نے اس کی اجازت دیدی ہے ؛

——— لاہور سے ۱۹ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ حکومت کے احکام کی خلاف ورزی کے لئے کانگریس کے حامی اپنے کوٹوں اور قمیصوں پر ایک مہر لگائیں گے۔ جس میں یہ الفاظ ثبت ہیں۔ "میں سٹی کانگریس کمیٹی کا رکن ہوں"

——— لارڈ اور لیڈی ارون ۱۲ اکتوبر کو پرائیویٹ طور پر شملہ سے ڈیرہ دون جائیں گے ؛

——— ریاست کشمیر کے حدود میں برطانوی ہند کے متعلق ہر قسم کے جلسے، جلوس اور تقریروں کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ نیز ہر قسم کا پکٹنگ بھی ناجائز قرار دیدیا گیا ہے ؛

——— گوجرانوالہ جیل میں بعض سیاسی قیدیوں نے سیاسی نعرے لگائے تھے۔ سزا کے طور پر ان کی ملاقاتیں ایک ہفتہ کے لئے بند کر دی گئی ہیں ؛

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شایع کیا)